ماھنامہ
ڈیجیٹل رسالو
اسلام آباد

گوجری ادب

اگست 2023

Gujjar International Secretariat

زیر اہتمام: گوجرانٹرنیشنل سیکرٹریٹ

ماھنامہ ڈیجیٹل رسالو اسلام آباد
گوجری ادب
اگست 2023

اس شمارہ ماں

☆۔ اداریو
☆۔ خصوصی پیغام: سنیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال (سرپرست اعلیٰ)
☆۔ اللہ رسول کو حکم — مولانا قاری محمد نذیر نعیمی
☆۔ درخاس — رانا فضل حسین
☆۔ نعت — عبدالرشید چوہدری
☆۔ گوجری تہذیب تے ثقافت — فرید راز
☆۔ ڈاکٹر رفیق انجم کی ادبی خدمات — شازیہ ممتاز
☆۔ گوجری ما حمد تے نعت کی روایت — نزاکت حسین
☆۔ افسانو — منظور الحق منظور
☆۔ مزاحیہ کہانی — عاصم الحسن چوہدری
☆۔ غزل / نظم، صدقے — ممتاز چوہدری
☆۔ غزل — صدام صارف
☆۔ غزل — زاہدہ خانم
☆۔ شان امام حسینؓ — حقنواز احمد
☆۔ نظم، قدرت کا نظارہ — مشتاق احمد فانی
☆۔ سی حرفی — حسن دین حسن
☆۔ اظہار تشکر — رفیق شاہد

سرپرست اعلیٰ
سنیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال
سردار گوجر قوم

مدیر اعلیٰ
محمد رفیق شاہد

مدیرہ
شمائلہ چوہدری

E-Mail: gojriadabpk@gmail.com WhatsApp: +923101878887

زیر اہتمام: گوجر انٹرنیشنل سیکرٹریٹ

علم و ادب شعوری کوشش کو سلسلو

معزز قارئین! السلام علیکم

تجدید نوتوں بعد ,,ماہنامہ گوجری ادب،، کو پہلو شمارو پیش خدمت ہے۔اس توں پہلاں بعض مجبوریاں کے ہتھوں بند ہو گیو تھو۔شروع مانھ یوہ رسالو کڈھنو عطاء الرحمان چوہان، رفیق شاہد، ڈاکٹر افضل سراج، چودہدی ریاض گوجر، ملک طاہر، سردار عتیق الرحمان تے کئی دُوجی شخصیات کی محنت کو صلو تھو۔گوجراں کا ناں ور کئی اردو رسالہ ملکی تے بین الاقوامی سطح ور شائع ہوتا رہیا ہیں، کئی ایک ہُن وی سوہنی راہ اپنی خدمت پیش کر رہیا ہیں۔امید ہے جے تھارو تعاون رہیو تے یوہ سالو وی اُن مچ سارا دُو جا رسالاں کی کنی مانھ کھنہری ثابت ہووے گو۔

اس رسالہ کو خاص مقصد گوجری زبان و ادب کی ترقی تے نویں لوء باندے لیانی ہے۔گوجری زبان کو پلو پارو ہے ور لکھاڑیاں ناں باندے کڈھن کی لوڑ ہے تاں جے وے کھل غے لکھیں۔ایسو تاں ہی ہو سکے جد ہم ان کی لکھتاں نانھ اہمیت دئیاں تے ان کی حوصلہ افزائی کراں ۔اِسے مقصد نانھ اُچو رکھ غے یوہ تخلیقی رسالو نواں اُصولاں ور ترتیب دتو گیو ہے تاں جے نواں لکھاڑیاں کو حوصلو بدھے وے خوشی سنگ قلم چکیں، تے ادب تخلیق ہوتو رِہ۔ادب تے ادیب کو کور شتو مچ باٹو ہے۔ادب ادیب کا اندروار تے باہروار کو نچوڑ ہووے۔ادیب جگ بیتی تے آب بیتی کا تجربہ سنگ ہی کائے لکھت برقہ ور چاہڑے۔ادیب وی دو حصاں مانھ بنڈھیا وا ہیں۔ایک وے جیڑا سجی بکھی کی سوچ رکھیں، دُو جا جیہڑا کھبی بکھی کی سوچ رکھیں۔دوہاں کا منن آلا لوک موجود ہیں۔جے اندھیرا مانھ لوء لوڑنی ہی اصل مقصد ہے تے لوء غو رنگ عقل کی پیداوار ہووے گی۔عقل خیر واسطے استعمال ووے تے نیکی بن جائے، جے کدے شر واسطے استعمال ہووے تے وبال ہو جائے۔آج ہم اس دور مانھ رہ رہیا آں جِت پرانی رِیت بیت اُکلتی جائے، وہ پرا نو رہن سہن طور طریقو مکتو جائے۔سماج کے سنگ زبان و ادب کی قدروی تباہ ہووے۔اس کٹھن ماحول مانھ ضرورت ہے جے تخلیقی، تحقیقی، تنقیدی ضرورتاں ناں سمجھتاں بہتری کی کوشش تیز کی جائیں۔تنقیدی میدان مانھ تنقید برائے تنقید کے بجائے تنقید برائے معیار ناں رواج دِتو جائے تے گوجری زبان و ادب کسے دُوجی زبان کا ادب کو سہولت سنگ مقابلو کر سکے گو۔

یوہ رسالو سنیٹر چودھری محمد جعفر اقبال ہوراں کی خصوصی ہدایت ور شائع کیو جا رہیو ہے۔یاہ گل وی مُچ خوشی کی ہے جے پہلی وار یوہ رسالو اگست 2012 مانھ چھاپے چڑھیو تھو تے ہُن اک لمبا عرصہ توُں بعد اگست 2023 مانھ ترتیب دیتو گیو ہے۔امید ہے ہُن وی تھارو سبھناں کو تعاون سنگ ہو یو تے یوہ رسالو لمبی مدت توڑی قارئین کی نظراں مانھ رِہ گو۔رسالہ کی بہتری واسطے تھاری کائے تجویز ووے تے تم تحریر سنگ چلا سکیں۔مھاری ترجیح معیاری ادبی خدمت ہے تے ساراں کا تعاون سنگ ہی یوہ رسالو دیر توڑی قائم رہ سکے گو۔

شمائلہ چوھدری

خصوصی پیغام

سینیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال (سردار گوجر قوم)

سرپرست اعلیٰ ماہنامہ ,,گوجری ادب،،

بابل شہر کے بسنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جب زبانوں کی بنیاد پر قبائل اور خاندانوں میں تقسیم کر دیا تو اس وقت جو زبانیں وجود میں آئیں وہ ان خاندانوں یا قبائل سے منسوب ہو گئیں، وہی خاندان اور قبیلے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قوم کا روپ دھارتے چلے گئے۔ جیسے عربوں کی زبان عربی، انگریزوں کی زبان انگریزی، گوجروں کی زبان گوجری وغیرہ وغیرہ۔ گوجر بابل شہر سے ہجرت کر کے جب جارجیہ میں آ کر آباد ہوئے اور آبادی بڑھنے، چراگاہوں کی کمی یا موسمی تغیر وتبدل کی وجہ سے جارجیہ سے بھی ہجرت کا عمل جاری رکھتے ہوئے افغانستان کے راستے ہندوستان میں داخل ہوئے تو ان کی پہچان ان کی گوجری زبان ہی تھی۔ گوجر جب ہندوستان میں داخل ہوئے تو یہاں پہلے سے موجود دراوڑ قوم جن کی زبان سنسکرت تھی کو وقت گزرنے کے ساتھ اپنے زیر اثر لے آئے۔ یہ وہی دراوڑ قوم تھی جو بابل شہر سے ساحل سمندر کے ساتھ ہجرت کر کے گوجروں سے بہت پہلے ہندوستان کے ساحلی علاقوں میں آ کر آباد ہو گئے۔ جب ہندوستان میں سب سے پہلے گوجروں نے معاشرتی نظام کی بنیاد رکھی گئی اور باقاعدہ حکومت قائم کی تو اس وقت کی سماجی اور سرکاری زبان گوجری ہی تھی۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گوجری کس قدر قدیم زبان ہے۔ گوجروں نے اس خطہِ پاک و ہند بشمول افغانستان پر ہزاروں سال حکومت کی۔ بعد میں زمانے کے نشیب وفراز نے جہاں گوجروں کو اقتدار سے محروم کر دیا وہاں گوجری زبان بھی سرکاری سرپرستی سے محروم ہونے کے بعد زوال پذیر ہونا شروع ہو گئی لیکن اس کے باوجود موجودہ دور میں گوجری زبان وہ واحد زبان ہے جو برصغیر کی اکثریتی زبان کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ زبان پاک و ہند، جموں و کشمیر افغانستان روس اور چین کے کچھ علاقوں میں آج بھی بولی اور سمجھی جا رہی ہے۔ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ دیگر علاقائی زبانوں کی طرح گوجری زبان بھی مسائل کا شکار ہے اور کچھ لوگ اپنی زبان سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنی آنے والی نسلوں کو گوجری زبان کی ترغیب دینے اور گوجری زبان واَدب کی ترویج و اشاعت کیلئے گوجری زبان میں مجلّہ ''گوجری اَدب'' کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ گوجر انٹرنیشنل سیکرٹریٹ کی ٹیم رفیق شاہد مدیر اعلیٰ گوجری ادب اور شائلہ چوہدری مدیرہ گوجری ادب نے میری سرپرستی میں اپنی زبان کی خدمت کا جو بیڑا اٹھایا ہے اس سے نہ صرف گوجری لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو گی بلکہ نیا ادب تخلیق ہو کر گوجری زبان واَدب میں اضافے کا باعث بنے گا۔ اس عظیم مشن کیلئے میرا ہر طرح کا تعاون اور نیک تمنائیں شامل حال رہیں گیں، انشاءاللہ۔

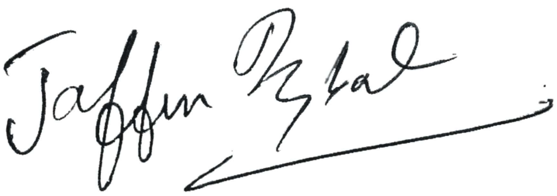

ماہنامہ اوہی گوجری اگست 2023

مولانا قاری محمد نذیر نعیمی
(گولڈ میڈلسٹ)

آعوذُ باالله مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجیم o

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم o

اللہ کا ناں توں شروع جیہڑو وڈ مہربان تے رحم کرن آلو ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِینَ O
ساریں تعریف اللہ کیں اِیں جیہڑو مالک ہے ساراں جہاناں کو

اَلرَّحمٰنِ الرحیمِ O
وڈ مہربان تے رحم کرن آلو

مٰالِکِ یَومِ الدین O
جزا آلا دھیاڑہ کو مالک

اِیّاکَ نَعبُدُ وَ اِیّاکَ نَستَعِین O
ہم تیری ہی بندگی کراں تے تیرے ہی کولوں مدد منگاں

اِھدِنا الصِّرَ اطَ المُستَقِیمَ O
ہمناں سدھا راہ وَر چلا

صِراطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِمO
اُنہاں کو راہ جنہاں وَر تیرو انعام ہو یو

غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَآ الضَّالِیّنَ O
نہ اُنہاں کو جنہاں وَر تیرو غضب ہو یو تے نہ بچھڑ یاں واں کو

تشریح !

سورہِ فاتحہ قرآن پاک کی پہلی سورت ہے اس سورۃ المبارکہ ماں اللہ تعالیٰ نے اَپنا بنداں ناں اک ایسی دعا منگن کو طریقو دَسیو ہے جس وَر ایمان کو تے بندگی کو سارو دارو مدار ہے۔ اس سورۃ مبارکہ ماں بندہ نا درس دِتو گیو ہے جے اے بندیا توں اس رب کی تعریف حمد تے ثناء بیان کر جہڑو ساراں جہاناں کو مالک ہے اُس جیہو مہربان تے رحم کرن آلو کوئے نیں۔، وہ ہی سزا تے جزا آلا دھیاڑہ کو مالک ہے۔ ہم عاجز تے مسکین بندہ اُسے کی عبادت کراں تے اُسے کولوں مدد منگاں۔ اے اللہ پاک توں ہمناں سِدّھو راہ دَسّ ایمان وَر استقامت عطا فرما۔ اُنہاں لوکاں کو راہ ہمناں دَسّ دے جنہاں وَر تیں احسان فرمایو ہے۔ اِے اللہ پاک ہمناں اُنہاں لوکاں کا راہ توں دُور رکھیے جنہاں وَر تیرو غضب ہو یو ہے یا جیہڑا سِدھا راہ توں بچھڑ گیا اِیں۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابُو ہریرہؓ توں روایت ہے جے نبی اکرم ﷺ کو فرمانِ عالیشان ہے۔ ”جہڑو بندو اللہ پاک تے آخرت کا دن وَر ایمان رکھے اُس نا چاہیے جے وہ اپنا گماہنڈی نا تکلیف نہ دیئے تے جیہڑو بندو اللہ (عَزَّ وَجَلّ) وَر تے قیامت کا دن وَر ایمان رکھتو ہوے اُس نا چاہیے جے وہ مسلمان کی عزت کرے، تے جہڑو بندو اللہ تعالیٰ تے آخرت کا دن وَر ایمان رکھتو وے اُس نا چاہیے جے چنگی گل کرے یا چُپ رہے“۔

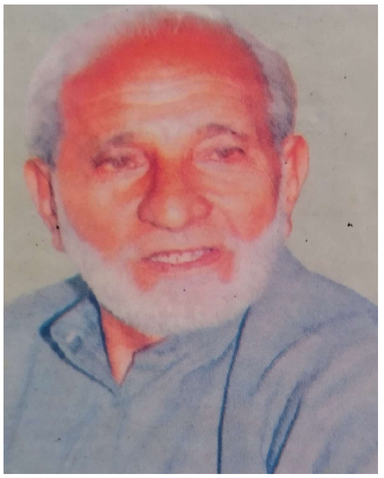

رانا فضل حسین (تمغہ پاکستان)

درخاس

پیش کروں درخاس خدایا رکھیئے لاج دعاواں کی
تُوں سلجھائیے آپے ربّا تانی اُلجھی ساہواں کی
تیرا کرم رحیم کریماں مِنجھ منگت کی آس بنے
,,بخش ولائیت شعر سخن دی،، فضل نا سچیاں چاہواں کی
ہوں بے نام تیں سرجیو ربّا منگن بناں تیں سب کُجھ دِتو
لاج نبھائیے نہ چِر لائیے اپنا دِتا ناواں کی
فضل کی جھولی بھر دے سائیاں رانا فضل نماناں کی
میرا کروَت پاپ سمندر ڈُنگھی ڈاب گناہواں کی
پاک محمد ﷺ صدقے یا رب بخشش رحمت دیتو رہیے
آوّں سدا سفارش لے کے نیلے رنگ درگاہواں کی
سُن فریاد تُوں پاک خدایا میرا ہاڑا ردیئے نہ
بخش زیارت فیر دوبارہ کعبہ کا اُن راہواں کی
فِر تکوں جا گنبدِ خضریٰ اُتوں منگ سفارش آنوں
فضل کا دل وچ جاگے جیئے قدر سچی اُن تھاواں کی
میری آس مراد ملے فِر کرم فضل کر سوہنیاں ربّا
وانگت کھڑی شریف تیں منگیئے برکت ٹھنڈیاں چھاواں کی

ماہنامہ گوجری ادب اگست 2023

حاجی عبدالرشید چوہدری

نعت

نام محمد کِتنو سُوہنو کِتنو پیارو ہے
ساریاں مرضاں کو یوہ داروں امرت دھارو ہے
دنیا پر بھی اُن کا جھنڈا جُھلیا چارے چُوک
محشر ماں بھی اُن کو جھنڈو جُھلن ہارو ہے
اُس رحمت کا دریا اگے ست سمندر اک پُھنگ
اُن کی رحمت کو مینہ رِم جھم برسن ہارو ہے
دو جگ اُپر آقا تھارا کرم کی ٹھنڈی چھاں
تھارا ناں کو بے چاراں نا انت سہارو ہے
نال اشارے تھارے آقا چن کا ٹوٹا ہویا
میری بخشش خاطر کافی اک اشارو ہے
ہر بیچارو تے بے آسو تھارے در سوالی
ہر لاچار کی سوچیں بسیا سب کو چارو ہے
تاجاں تختاں آلا سارا تھارے در سوالی
ہم بے آساں کو بھی آقا کرنو چارو ہے
دل کے بُوٹے تھاری یاد کی بیل رشیؔد چڑھائی
بیل نا آس کو پُھل لگو وو سدا بہارو ہے

گوجری تہذیب تے ثقافت ایک مطالعو

مقالہ نگار: - محمد فرید راز
ایم۔اے گوجری پہاڑی بابا غلام شاہ بادشاہ یونی ورسٹی راجوری

تہذیب کا اصطلاحی معنی ہیں، کھجور کے اُپروں چھڑو لانو ،چھلڑ صاف کرنو۔اس نا صاف ستھرو کرنو۔۔ تہذیب کے ہے؟ کسے بھی معاشرہ کی بامقصد تخلیقیات تے سماجی اقتدار کا نظام کو ناں تہذیب ہے۔انگریزی زبان ما تہذیب واسطے " کلچر " کو لفظ لبھے ۔ فارسی ،اردو، عربی تے گوجری پہاڑی ،ما تہذیب کو لفظ لبھے ۔۔ " کلچر "لاطینی زبان کو لفظ ہے۔کلچر کا لغوی معنی ہیں "شہد کی مکھی،،۔ریشم کو کیڑو،،سیپ تے بیکٹیریا کی پال پوش ،،،جسمانی یا ذہنی و اصلاحی ترقی،، کھیتی باڑی کرنو""

(میتھیو آرنلڈ نے لکھیو ہے)

ثقافت

ثقافت عربی زبان کو لفظ ہے۔جھڑو ثقف توں نکل کے باندے آئیو ہے۔جسکو مطلب ، عقلمندی تے مہارت ہے، دنیا ما جتنی بھی گوت ہیں۔انکی پہچان ثقافت نال ہے۔کسے بھی گوت کی ثقافت دُوجی گوت نہیں ہوتی یوہی کہیو جا سکے جے دُوجی گوتاں کا اقدار کو اثر ضرور ہو سکے۔۔

(سبط حسن،تہذیب:تعریف،عناصر ترکیبی اور نظام فکر،مشمولہ کلچر منتخب تنقیدی مضامین(2007)----

ثقافت کی تعریف

ای بی ٹیلر،ثقافت کی تعریف کُجھ اس طرح کرے:-

ثقافت توں مراد وہ علم تے فن اخلاقیات ، رسم تے رواج ، عادات ،حصلتاں تے صلاحیتاں کا مجموعہ کو ناں ہے ۔جھڑ و اس حیثیت نال حاصل کیو جا سکے ،جے وہ معاشرہ کو ایک رکن ہے۔۔""

رابرٹ ایڈ فلیڈ ر لکھیں:-

"ثقافت انسانی گروہ کا علوم تے خود ساختہ فنون کو ایک ایسو متوازن نظام ہے۔جھڑو باقاعدگی کے نال کسے معاشرہ ما جاری و ساری ہے۔۔،، کسے ملک یا علاقہ کا خاص طور طریقہ رسم ورواج وغیرہ کو ناں ثقافت ہے۔

تمدن

تمدن عربی زبان کو لفظ ہے۔اسکو مطلب شہر ہے۔عربی ما مدینہ مطلق شہر نا کہیو جائے۔۔جد ہم مدینہ کے نال"""ال """ کو اضافو کراں گا۔ تے یوہ لفظ جڑ کے المدینہ بن جائے گو۔اس کو مطلب """شہر رسول """جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ آلی بکھی ہوئی۔۔"""""مدینہ الرسول """"" کا ناں نال پکاریو گیو،، یاہ ہی وجہ ہے۔بعد ما المدینہ کا توں مشہور ہو یو۔۔۔۔

تمدن توں مراد

کسے بھی علاقہ کا خاص رہن سہن تے طرز زندگی کو ناں تمدن ہے۔۔گجر قوم کی مُچ ساریں قدیم روایت ہیں۔ تے نالے انکا 36 دیوی دیوتا تھا۔ تے بکھ بکھ گوجر اُنھاں نا منے تھا۔ پوجا کریں

تھا۔اس سلسلہ ما کُجھ ناں دیکھیو،،گجن ماتا، بوانی ماتا۔کل ماتا۔بن ماتا وغیرہ کی پوجا کریں تھا۔۔

لکیر کی پرلی بکھی رہن آلا ایک اوچیرا قد کا اردو ادب کا لکھاڑی جنھاں کو ناں اشتیاق احمد ہے۔۔وے لکھیں

،،یہ لوگ پتھر یا دھات کے زمانے سے ذرا بعد کے ہیں۔ ان کا پر اسرار انداز زیست ہے۔میدانی علاقوں میں بود و باش اختیار کرنے کے بجائے یہ لوگ بلند و بالا پہاڑوں، چوٹیوں اور گھنے جنگلوں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔یہ لوگ مال مویشی بڑی محنت، اشتیاق سے پالتے ہیں۔۔اور ایسی جگہیں ان کے پالتو جانوروں کیلئے چراگاہوں کا کام دیتی ہے۔ماہلیوں میں رہنے والے گوجر سورج مکھی کے پھول کی مانند ہیں۔ان کے پوشاک، زیورات ، پُھل کھیلی لباس ان کی علیحدہ پہچان کراتے ہیں۔گرمیوں کے موسم میں پہاڑی علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں قیام کرنے والے افراد خوردنوش اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔۔یا وہ خچروں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔اور ہزاروں میل پیدل سفر کرتے ہیں۔۔""

گجراں کو لباس

گجر عام طور پر رنگ دار لباس (لیر/ کپڑا) لاویں۔بڈھیر اپنا سر پر پگڑی بدھیں۔ان کو پگڑی بدن کو انداز بھی بکھرو ہے۔ کالسری سر پر مخصوص قسم کی ٹوپی لاویں۔جس نا گوجری لچکا کیو جائے ، تے تن پر پھل کھیلا کپڑا لاویں۔جھاں ما ہتھ کے نال کڑھائی کڈی بھی ہووے۔نکی عمر کی گدری سر کا بالاں کی ست ست چوٹی بناویں، تے پراندی نال بدھ چھوڑیں نالے کپڑا اچُ چنگا لاویں جھاں کو انداز ہی بکھرو ہووے۔۔۔

کھیڈ کُد

گجر قبیلہ کی کھیڈاں ما چھپا لکی، بلوریں، ایٹی ٹلو، پنج گیٹہ، کبڈی، بگدر، رسہ چھکائی، بانہہ پکڑنو، ککڑ کلانا، چھوٹا پڑانا، وغیرہ گجراں کی پرانی کھیڈ تھی۔۔۔اج کل کا دور ما زمانہ کا بدلن کے نال نال جس طرح ہر چیز ما تبدیلی آئی، تے اسے طرح ہن گجراں کی کھیڈ بھی تبدیل ہوگئیں ہیں۔مثال کا طور ور رسہ چھکنو،، کشتی کرنی، کرکٹ ، والی بال، کبڈی ، بگدر چانو، بانہہ پکڑنی وغیرہ شامل ہیں۔

کھان پین

پہلاں جہڑا گجر تھا، وے کھان پین ما لسی، مکئی کی روٹی تے نیلو ساگ، پسند کریں تھا۔اس توں علاہ مکھن، شکر، گھی، چٹنی، جمیو وہ دُدھ، بورمی لسی، وغیرہ بچ زیادہ کھائیں تھا،،

اج کل کو اگر جائزہ لاواں تے یا گل باندے با چھڑ سہی لگے۔جے آج کا گجر نہ ہی بچ مکئی کی روٹی کھائیں، نہ ہی لسی، مکھن تے گھی، جمیو وہ دُدھ، کیوں جے آج کل ہر ایک نا جسمانی بیماری لگی بھی ہیں۔۔کسے نا دل کو دورو تے کسے نا بی، پی، چ ہووے،، یاہ ہی وجہ سہی لگے۔اس توں علاہ گجر قبیلہ کا لوگ جہڑا پہلا توں مسلمان تھا وے صحیح سنت کے نال اپنا بچہ (نکا) یا بچی (نکی) کو ناں ستمیں دہیاڑے رکھ چھوڑیں تھا تے وے پیغمبراں کا ناں رکھیں تھا۔۔ مثال ۔۔ یوسف، اسماعیل ، ابراہیم ، یعقوب ، اسرائیل، وغیرہ ناں رکھیا جائیں تھا۔۔اج کل بھی مسلمان گھراں ما یاہ رسم موجود ہے۔

مہمان نوازی

گجراں کا کراں ما اگر کوئے ملن آوے تے ان کی چنگیرا انداز ما ان کی مہمان نوازی کی جائے۔۔چنگی طرح اٹھ بیں کی جائے۔۔سب توں پہلاں کو سودودھ (گرم دودھ) دتیو جائے

تے فرلسی مکھن نال چوپڑ کے ٹکی دتی جائے۔۔

شادی بیاہ

سب توں پہلاں مانی کی رسم وے۔جہڑی بیاہ تُوں ترے چار دہیاڑے پہلاں کی جائے۔اس رسم ما سکہ رشتہ دار تے نیڑے کا گواہنڈی بلایا جائیں۔اس رسم ما گانا کی طرح دھاگو بدھیو جائے۔کالسری گیت گاویں۔اس رسم ما خاص قریبی تے گواہنڈی ہی بلایا جائیں۔برصغیر ہندو پاک ما اس طرح کا قدیم رواج ہیں۔سب توں پہلاں مہندی ، نیندرو ،، بارات ،، پانی بھرنو، دوستی،،ڈولی، وغیرہ کیں رسم ادا کی جائیں۔۔

لیتری

کجھ جگہاں ما مفت کہاہ کپیں ۔۔تے اس نا احسانی بھی سمجھیو جائے۔کجھ لوک بریاں پر پر کہاہ کپیں ۔بری توں مراد اک دوجے کی پہاجی پر کہاہ کپیں ،تے کجھ جگہیں پیسہ روپیاں پر کہاہ کپیو جائے۔۔۔ان سارا طریقاں نا لیتری کہیو جائے۔۔

گھاڑی

گھاڑی تُوں مراد سارو کہاہ تے کڑب ایک جا (جگہ) بڑا طریقہ نال رچنو ، اسے دن پر کہاہ رچن آلاں یعنی گھاڑی لان آلاں نا دیسی گھی نال روٹی دِتی جائے ۔۔۔کجھ اور رسم بھی ہیں جہڑیں اس طرح ہیں۔۔لہاڑو،،کھلاڑو،،گوڈی،سیل تے بے شمار نکا موٹا اجتماعی کم کاج۔۔۔

عید

ایک دُوجے کے گھر جانو۔۔قربانی کا موقعہ پر۔عید آلے دہیاڑے جہڑا ابھی لوک عیدگاہ ما جائیں، ایک دوجا نا اپنے گلے لاویں تے خوشی کو اظہار بھی کریں،،فر اپنے اپنے گھر بلاویں تے کئی طرح کا کھانا تے روٹی کھوالی جائے۔۔

دنیا ما جتنا بھی لوک بسیں ان کی بکھ بکھ اپنی تہذیب تے ثقافت ہے۔۔اسے طرح گجر قوم کی بھی اپنی تہذیب تمدن تے ثقافت موجود ہے۔وے پہاویں لکیر کے پار آلی بکھی جموں کشمیر ما

جموں تے کشمیر کا گجراں کی بکھ تہذیب ہے۔
گوجر چاہیے افغانستان، چین، یا وسط ایشیاء کا
ممالک ما آبادویں ہر جگہ ان کی تہذیب کسے
نا کسے انداز ما اک دوجا نال ضرور ملاپ کرے۔

بستاویں یا پاکستان بھر ما بستاویں یا پھر ہندوستان کی کسے بھی گھٹھ ما موجود ویں۔۔ ان کی اپنی ہی پہچان تے شناخت ہے۔راجستھان ، گجرات مدھیہ پردیش ، ہماچل ، پنجاب ، وغیرہ کا علاقاں ما جہڑا گوجر بسنیک ہیں، ان کی اپنی تہذیب تے ثقافت موجود ہے۔۔جموں تے کشمیر کا گجراں کی بکھ تہذیب ہے۔گوجر چاہیے افغانستان، چین، یا وسط ایشیاء کا ممالک ما آبادویں ہر جگہ ان کی تہذیب کسے نا کسے انداز ما اک دوجا نال ضرور ملاپ کرے۔

کتابیات

1۔نثر بہار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔منشا خاکی

2۔مھارو ادب گوجری۔۔۔جموں و کشمیر اکیڈمی آرٹ کلچرل اینڈ لینگو یجز۔

3۔سبط حسن،تہذیب:تعریف،عناصر ترکیبی اور نظام فکر بشمولہ کلچر منتخب تنقیدی مضامین (2007)

ماھنامہ ادبی گوجری اگست 2023

ڈاکٹر رفیق انجم کی گوجری ادبی خدمات

شازیہ ممتاز
بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری

ڈاکٹر رفیق انجم
شاعر، ادیب، سکالر تے مورخ

ڈاکٹر رفیق انجم گوجری کا محقق، ادیب، تے شاعر ہیں۔ان کی گوجری ادبی خدمات کو ذکر کرن تو پہلاں ان کی مختصر جئی حالات زندگی کجھ اس طرح ہے۔ ان کو اصل ناں محمد رفیق انجم اعوان ہے تے ڈاکٹر رفیق انجم ان کو قلمی ناں ہے۔ پیدائش جنوری 1962 ما جموں کشمیر، پونچھ کا گراں کلائی ما ہوئی۔ ان کا والد کو ناں میاں عبدالکریم اعوان تھو۔ انھاں کو تعلق اعوان برادری نال ہے۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں نے خالص گوجرا ماحول ما پروان چڑھیو تے پہلاں زندگی ما قضیہ بھی بچ تکیا۔ لوہکی جی عمر ما ان کی سمھال تو بھی پہلاں ماں کو چھاملو سر تو اُٹھ گیو۔ اس تو بعد بڑی جدوجہد کے نال ان کا والد نے ان کی پرورش کی۔ کجھ ہی سالاں بعد والد کی وی وفات ہوگئی۔ پر کجھ ہی سالاں ما انھاں نے اپنا والد کولوں زندگی کا بنیادی اصول سکھ لیا جہڑا قدم قدم پر ان کے کم آیا۔

جدان کی سکول جان کی عمر ہوئی تاں گھر کی بھی کئی الجھن تھیں پر اس کے باوجود بھی ان کا والد نے شاید کسے کا کہن پر ہی ان کو سکول ما ناں داخل کروائیو۔ اسے طرح سال 1978 ما کلائی کا ہائی سکول بچوں دسی پاس کرن آلا یہ پہلا طالب علم تھا۔ ان کا والد محترم قصہ 'سیف الملوک' سنن کی ڈاہڈی شوق رکھیں تھا۔ تے انھاں نے ایک جگہ اپنی کتاب ما ذکر کیو وہ ہے کہ اسے تو ہی انھاں نا بھی شاعری کی شوق پئی۔ انھاں نے دسی جماعت تو پہلاں ہی اردو شاعری کی کئی کتاب پڑھ لئی تھیں۔

سال 1978 ما ہی ان کا والد کو سایو بھی سر تو اٹھ گیو۔ والد کی وفات تو بعد ساری ذمہ داری ان کا مُوہنڈاں پر ہی آن پئی جہڑی انھاں نے نبھائی وی۔ اس دور ما انھاں نے ڈاہڈا قضیہ تکیا پر ہمت نیں ہاری۔ یاہ تھی ان کی مختصر حالات زندگی۔

پونچھ ڈگری کالج تو بارھویں پاس کرن تو بعد جد قابلیت کی بنیاد پر جموں ما ایم۔بی۔بی۔ایس واسطے سلیکشن ہوئی۔ 1980 تو 1985 کے دوران میڈیکل کالج جموں ما طبی تعلیم کے دوران ہی ان کی ادبی زندگی کی باقاعدہ شروعات ہوئی۔ اس تو پہلاں وی انھاں نے ایک دو بار گوجر کانفرنس سرنکوٹ (مارچ 1979) ما شاعری تے گوجر کانفرنس ٹیگور حال سرینگر (اکتوبر 1980) ما ڈرامہ فنکار کے طور شمولیت کی تھی۔ پر سال 1981 ماں جموں کی گوجر کانفرنس ما ڈرامہ فنکار کے طور کم کرتاں چودھری نسیم پونچھی نال ان کی پہلی ملاقات ان کی ادبی زندگی کی شروعات تھی۔

ڈاکٹر رفیق انجم 'انجم شناسی' کا دیباچہ ما خود لکھیں "سال 1981 مانھ جموں کی گوجر کانفرنس مانھ ڈرامہ فنکار کے طور کم کرتاں چودھری نسیم پونچھی نال میری پہلی ملاقات گویا میری ادبی زندگی کو رسمی افتتاح تھو" انجم شناسی، ڈاکٹر رفیق انجم، ع ص۔ نسیم پونچھی، سروری کسانہ تے چودھری اقبال عظیم اس ویلے ریاستی کلچرل

اکیڈمی ما گوجری شعبہ کا سربراہ تھا۔ اس تو بعد ان کی پہلی کہانی شیرازہ گوجری ما شامل ہوئی۔ پھر انھاں نے اردو شاعری کے نال نال گوجری ڈرامہ، کہانی تے شاعری کو سلسلو بھی شروع کر لیو۔

اسے دور ما گوجری کہانی کار تے انشائیہ نگار امین قمر تے جموں کا ریڈیو سٹیشن پر گوجری شعبہ کا سربراہ فیض کسانہ ہوراں نال انھاں کی ملاقات ہون لگ پئی۔ فیض کسانہ کا کہن پر انھاں نے کجھ انشائیہ لکھیا جھاں بچوں 'شیطان نال دو گل' لوکاں نے مچ پسند کیو۔ اس تو بعد انھاں نے گوجری مشاعراں ما بھی حصو لیو۔ ایم بی۔ بی۔ ایس تو بعد 1975 ما سرینگر جان تو بعد انھاں نا کلچرل اکیڈمی کو ادبی ماحول بھی لبھو تے کئی ادبی لوکاں نال وی رہیا۔ اس دور ما گوجری مشاعراں تو علاوہ شیرازہ گوجری ما بھی ان کی شاعری باقاعدہ شائع ہوئی۔ اس توں بعد میڈیکل افسر کے طور لورن پونچھ توں سرکاری نوکری کی شروعات تے کجھ عرصہ بعد انھاں نے پونچھ کا ادبی ماحول مارہ کے اردو شاعری بھی کی۔

1991 ما کلچرل اکیڈمی کی طرفوں ایک کیمپ ما شمولیت کے دوران کجھ ادبی لوکاں نال ملاقات ہوئی۔ اس تو بعد انھاں نے اردو شاعری آہستہ آہستہ چھوڑ ہی شوڑی۔ ڈاکٹر رفیق انجم، انجم شناسی، کا دیپاچہ ما ایک جگہ لکھیں "1991 مانھ ہی کلچرل اکیڈمی کی طرفوں پتنی ٹاپ مانھ ریاست کا چونما لکھاڑیاں کو ایک کیمپ منعقد ہویو جس ما ڈوگرا کا کہر سنگھ مدھوکر تے کشمیری دانشور تے ادیب خواجہ محمد یوسف ٹینگ جیہی ہستیاں سنگ قربت نصیب ہوئی۔ ادب کے بارے کئی بنیادی گل سکھیں پر سب تیں اہم تھی صرف گوجری لکھن بارے ٹینگ صاحب کی نصیحت۔ بس وہ دن تے یوہ دن، کن کپ تے تھیگڑی تھپ، آلو لیکھیو اردو نا سلام کیو تے منہ سر بھلیٹ کے صرف گوجری لکھی جتنی اللہ پاک نے توفیق دتی" انجم شناسی، ڈاکٹر رفیق انجم، ع 2004، ص 17۔

1993 ما انکو اردو غزلاں کو مجموعو بھی 'خواب جزیرے' کا ناں نال شائع ہوو۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں نے گوجری زبان و ادب واسطے بے بہا کم کیا ہیں۔ جنھاں نا کدے بھی اکھاں تو اولے نیں کیو جا سکتو۔ انھاں نے مچ ساری کتاب گوجری ادب کی جھولی ما آن گھلیں۔ جنھاں نا اگر کنی کرو تے گوجری ادب کجھ ادھورو جیہو لگے۔ ڈاکٹر جاوید راہی، تلخیص سنہری تاریخ ما ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں بارے نوں لکھیں "ڈاکٹر رفیق انجم صاحب نا کہڑو نہیں جانتو۔ وے یہ چنگا ڈاکٹر ہون کے نال نال گوجری تے اردو زبان کا منیا پڑ منیا وا ادیب تے شاعر ہیں، محقق تے لغت ساز ہیں جن کی ہن تک دو درجن کتاباں کی اشاعت ان کا ادبی گھو نپھر یاں کی ضمانت ہیں"۔

گوجری ادب کی سنہری تاریخ، تلخیص سنہری تاریخ، دسمو حصو، ع 2007، ص ۱۰۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کی اج تک چالی تو بھی زیادہ کتاب شائع ہوئی ہیں جھاں بچوں لگ بھگ پینتری کتاب گوجری کی ہیں۔ ان کی گوجری ادب واسطے قابل قدر خدمات ہیں جن کو اگر گہرائی نال ذکر کراں تے مناں تے لگے ایک پوری کتاب ہی بن جائے۔ پر ان کا گوجری ادب کے تیئں کجھ نمائندہ کم اس طرح ہیں۔

1994 ما سب تو پہلاں ان کی گوجری غزلاں کی کتاب 'دل دریا' کا ناں نال شائع ہوئی۔ اس کتاب پر انھاں نا کلچرل اکیڈمی کی طرفوں سال 1996 ما سال کی بہترین کتاب کو انعام وی لبھو۔ جدید گوجری شاعری کی کتاب 'سوچ سمندر' کا ناں نال 1996 ما شائع ہوئی۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کی کتاب 'گوجری ادب کی سنہری تاریخ' گوجری تحقیق کی کتاب گوجری ادب ما قابل قدر سرمائیو ہے۔ یاہ کتاب دس جلداں ما ہے۔ جس کو پہلو حصو 2000 ما شائع ہو۔ دوجو حصو 'قدیم گوجری ادب' کا ناں نال 2005 ما شائع ہویو۔ اسے طرح تیجو حصو 'جدید گوجری ادب' یو بھی 2005 ما شائع ہویو۔ چوتھو حصو 'جدید گوجری شاعری' پنجمو حصو 'گوجری غزل' چھیمو حصو 'گوجری نعت تے گیت' ستمو حصو 'گوجری افسانہ نگاری' کا ناں نال 2007 ما شائع ہوا۔ اٹھموں حصو 'گوجری ڈرامہ نگاری'، نوموں حصو 'گوجری مصنفین" تے دسموں حصو 'تلخیص سنہری تاریخ' جھڑا کے

سال 2007 ما شائع ہوا۔

گوجری ادب کی سنہری تاریخ نیچھ گوجری زبان مالکھی جان آلی برصغیر ما پہلی نثری کتاب جھڑی اک خاص موضوع پر لکھن ہوئی ہے۔ اس کتاب ما ہر موضوع پر کم ہویو ہے جس طرح قدیم گوجری ادب، گوجری افسانہ، ڈرامہ، غزل وغیرہ جھڑو گوجری ادب ما قابل رشک کم ہے۔ ڈاکٹر جاوید راہی اسے کتاب کا دسمہ حصہ، تلخیص سنہری تاریخ ما نسیم پونچھی ہوراں کو حوالو دے کے اس را لکھیں "اس کتاب کی اک خاص قابل تعریف گل بقول نسیم پونچھی یاہ ہے کہ 'اتنا بڑا موضوع کو چکا نہدو، اس کی ترتیب تے زبان کو برتیبو سائنسی طرز پر ہے۔ اس قسم کی جاچ تاریخ کا فن ماں بالکل نویں تے وقتی طلب کے عین مطابق ہے"۔

گوجری ادب کی تاریخ، تلخیص سنہری تاریخ، دسمو حصو، ع 2007، ص 10۔ ان کو گوجری افسانوی مجموعو 'کورا کاغذ' کا ناں نال شائع ہو جھڑو کہ گوجری ما شائع ہون آلو کہانیاں کو پہلو مجموعو ہے۔ کے ڈی مینی' گوجری ادب کی سنہری تاریخ' کا ایک مضمون ما ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کی افسانہ نگاری بارے نوں لکھیں "ڈاکٹر رفیق انجم نا گوجری کہانی کو ڈاکٹر کہیو جائے تاں جھوٹھ نیں ہوسیں۔ اس را سہی ہوئے جے گوجری کہانی کی نبض پران کو ہتھ ہے۔ حالانکہ انھاں نے اپنا ہتھ شاعری تے تحقیق ماں دسیا ہیں پر گوجری کہانی نا ویہ اپنا ہتھاں پر نچاتا، کھڈاتا، ہساتا تے رواتا وا لگیں"۔

گوجری ادب کی سنہری تاریخ، ستمو حصو، ڈاکٹر رفیق انجم، ع۔ 2007، ص 15 ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں نے سال 2000 کے دوران 'جموں کشمیر انجمن ترقی گوجری ادب' کا ناں نال ایک غیر سرکاری ادبی انجمن قائم کی فر اسے کے تحت پہلی گوجری انگریزی لغت، گوجرا اکھان، تے گوجری گرائمر تو علاوہ 'سوغات' کا ناں نال گوجری شاعری کی کتاب سال 2004 ما شائع ہوئی۔ انھاں نے گوجری گرائمر ترتیب دے کے گوجری زبان سکھان آلاں واسطے ہور ہی آسانی پیدا کی۔ ان کی کتاب' گوجری کہاوت کوش' کا ناں نال پہلی بار سال 2004 ما پھر دوجھی بار سال 2007 ما شائع ہوئی۔ یاہ کتاب ان کی سب تو پہلی کتاب ہے جس ما گوجری لوک ادب اکھٹو کیو وہ ہے۔

گوجری لوک ادب گوجرا سماج کو ایک اہم حصو بلکہ گوجرا سماج کی ایک کنی تو پہچان ہے۔ انھاں کی اس کتاب تو پہلاں کلچرل اکیڈمی کی طرفوں گوجری ڈکشنری ما اکھان، محاورا تے بجھارت وغیرہ شامل کیا گیا تھا۔ پر کنی تو گوجری لوک ادب نا کتابی صورت ما محفوظ کرن کو ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کو یوہ پہلو کم تھو۔ اس کتاب کو تفصیل نال ذکر کرنو ہوں اس وجہ تو ضروری سمجھوں کیوں کہ لوک ادب مہارا گوجرا سماج کو ایک ضروری حصو ہے۔ پر انھاں نا اکھٹا کرنو بھی مشکل کم ہے۔ کیوں کہ یوہ صرف سینہ بسینہ اگے منتقل ہوتو آئیو ہے۔ محمد منشا خاکی، گوجری کہاوت کوش، ما ایک جگہ لکھیں۔ " گوجری لوک ادب نا جمع کرن تے کتابی صورت مانھ محفوظ کرن کا سلسلہ مانھ یاہ کنی توں پہلی کوشش ہے۔ اس توں پہلاں گوجری لوک کہانیاں تے گوجری لوک گیتاں نا بٹیلن تے چھاپن کو کم کلچرل اکیڈمی کا گوجری شعبہ نے اپنا ہتھ ما لیو تھو۔ اکیڈمی کی طرفوں چھ جلداں مانھ گوجری ڈکشنری نا ترتیب دیتاں یاہ کوشش وی کی گئی تھی جے جتنا وی اکھان محاورا تے بجھارت وغیرہ دستیاب ہوئیں انھاں نا ڈکشنری مانھ شامل کیو جائے۔ لیکن کنی توں اس بیش قیمت سرمایہ کی شیرازہ بندی کو کم کسے نے ڈاکٹر انجم تیں پہلاں نہیں کیو"۔

گوجری کہاوت کوش، ڈاکٹر رفیق انجم، ع 2004، 2007، ص 14۔ سال 2005 تیں یہ کلچرل اکیڈمی مشاورتی کونسل کا ممبر بنیا۔ 2006۔07 کو کلچرل اکیڈمی کی طرفوں انھاں نا ' گوجری انگریزی لغت' واسطے اعلیٰ تے بہترین ایوارڈ ملیو۔ اس توں بعد ' بنجارا' کا ناں نال سال 2007 ما تحقیقی کتاب شائع ہوئی جھڑی گوجری مصنفین بارے ہے۔ ان کی کتاب 'انجم شناسی ' کا ناں نال سال

2007 ما شائع ہوئی جہڑی جموں کشمیر انجمن ترقی گوجری ادب تو شائع ہوئی۔

ان کی گوجری کی زیادہ کتاب جموں کشمیر انجمن ترقی گوجری ادب تو ہی شائع ہوئی ہیں۔ انھاں نے ایک اور کتاب ترتیب دتی جہڑی 'عکس جمال' کا ناں نال 2007 ما شائع ہوئی 2007 ماہی کتاب 'العلاں کا بنجارا' شائع ہوئی جہڑی قدیم تے جدید گوجری شاعراں پر ہے۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کی گوجری اردو لغت سال 2008 ما شائع ہوئی۔ اسے طرح سال 2018 ما گوجری، کشمیری، انگلش ڈکشنری وی منظر عام پر آئی۔ سال 2018 ما ان کی شاعری کی ایک اور کتاب 'زنبیل' کا ناں نال شائع ہوئی۔ جس ما اردو، پنجابی تے گوجری شاعری ہے۔ انھاں کو ایک اور گوجری افسانوی مجموعو 'چٹی مٹی 2019' ما شائع ہویو۔ اس تو بعد ان کی کئی اور کتاب بھی شائع ہوئیں جن ما گوجری ادبیات، گوجری شعریات، گوجری نثریات جہڑی سال 2020 ما منظر عام پر آئی۔

انھاں کا ادبی کارناماں ما ایک بڑو خاص تے قابل قدر کم 'قرآن مجید کو گوجری ترجمو' جہڑو سال 2021 ما سامنے آئیو۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کی گوجری ادب ما قابل قدر خدمات مھاری اکھاں کے سامنے ہیں جھاں نا کدے بھی بھلائیو نیں جا سکتو۔ انھاں کو گوجری زبان وادب واسطے ایک تاریخی کم بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری ما سال 2022 ما گوجری شعبہ کو قیام ہے جہڑو گوجری زبان وادب کی ترقی واسطے سب تو بڑو کم ہے۔ اس شعبہ کے واسطے انھاں نے کافی پہلاں توں کوشش شروع کیں تھیں۔ آخر کار سال 2022 ما اس شعبہ کو قیام ہویو۔ جس ما اس ویلے کامیابی نال پڑھن، پڑھان کو سلسلو چل رہیو ہے۔

ڈاکٹر رفیق انجم گوجری کا نہ صرف شاعر ہیں بلکہ گوجری تحقیق کا حوالہ نال وی انھاں کو بڑو ناں ہے۔ انھاں نے گوجری ادب ما ہر پاسے اپنو جوہر دسیو ہے۔ تحقیق آلے پاسے ان کو قابل قدر سرمائیو 'گوجری ادب کی سنہری تاریخ' مھارا کولے موجود ہے۔ اس تو علاوہ انھاں نے شاعری ما بھی اپنا ہتھ دسیا ہیں۔ انھاں نے گوجری غزلاں توں علاوہ گوجری ما نعت بھی لکھی ہیں۔ عبدالمجید حسرت 'سوچ سوچی' ما ان کے بارے نوں لکھیں۔ "ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کو گوجری تحقیق کا میدان ماں قابل قدر کم ہے۔ ان کی غزل بھی نواں لکھاریاں واسطے مثال ہیں"۔ سوچ سوچی، عبدالمجید حسرت، ع 2019، ص 32۔

نمونہ کا طور پر ان کی غزل کو ایک شعر

اس نے بھل جان کی دعا کی ہے لاج رکھیے توں یا خدا

اس کا نمونہ کا طور پر ان کو نعتیہ شعر

دلا چل مدینہ کو دیدار کریئے
دعا رب کعبہ کے دربار کریئے

اس توں علاوہ گوجری افسانہ کا حوالہ نال وی انھاں کو بڑو ناں ہے۔

جس طرح پہلاں وی ذکر کیو ان کو پہلو افسانوی مجموعو 'کورا کاغذ' کا ناں نال سال 2000 ما شائع ہویو۔ ان کو ایک اور افسانوی مجموعو 'چٹی مٹی' سال 2019 ما شائع ہویو۔

مختصر ہم یاہ کہہ سکاں کہ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کی گوجری ادب کے تئیں قابل قدر خدمات ہیں جھاں نا کسے وی دور ما بھلائیو نیں جا سکتو۔ اسے طرح گوجر قوم ما مچ سارا ایسا سپوت جمیا ہیں جھاں نے گوجری زبان وادب نا اگے لیان واسطے قابل قدر کم کیا ہیں۔ جھاں کی وجہ تو یاہ زبان اتنی ترقی تک پہنچی۔

جس ویلے ہم گوجری ادب آلی بکھی نظر ساں تے متا لوکاں نے اس ما اپنو ناں بنائیو ہے۔ کجھاں لوکاں نے نثر ما اپنو جوہر دسیو تے کجھاں نے شاعری ما، جس نا جو صحیح لگو وہ ہی پاسو چنیو۔ جھاں لوکاں کی وجہ تو اج گوجری زبان جوانی ما ہے۔ انھاں ہی بچوں ایک شخصیت ڈاکٹر رفیق انجم ہور بھی ہیں جھاں نے گوجری زبان وادب کی ترقی واسطے مچ کم کیا۔ نہ صرف شاعری آلے پاسے ہی بلکہ گوجری نثر ما بھی انھاں کو ناں ہے۔ انھاں کی گوجری زبان وادب ما بے بہا خدمات ہیں۔ انھاں نے اپنی زندگی کا قیمتی لمحات گوجری زبان وادب کی خدمت ما صرف کیا اور اجاں وی کر رہیا ہیں۔

گوجری ما حمد تے نعت کی روایت

گوجری ادب ما حمد تے نعت پر بھی متوکم ہوؤ ہے۔حمد تے نعت کی روایت بارے گل کرن تو پہلاں حمد تے نعت کی تعریف ضروری ہے۔حمد ایک ایسی صنف ہوئے جس ما اللہ تعالی کی تعریف بیان کی جائے۔حمد کا لغوی معنی تعریف کرنو،خوبی بیان کرنو، بڑائی و بزرگی کو اقرار کرنو، حاجت روا اور مشکل کشا منو اور اپنو مالک اور آقا تسلیم کرنو کا ہیں۔لیکن یوہ لفظ کسے مخلوق واسطے استعمال نیں کیو جاتو کیوں کہ لفظ "حمد" صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے واسطے ہی مخصوص ہے۔ حمد ما اللہ تعالی کی واحدانیت نا بیان کیو جائے جہڑو مالک ہے دوجہاں کو۔نعت شاعری کی ایک صنف ہے جہڑی مقدس تے متبرک ہے۔

نعت عربی زبان کو لفظ ہے۔لغت کا لحاظ نال نعت کو معنی تعریف یا وصف بیان کرنو ہے۔فن شاعری ما نعت اس صنف نا کہیو جائے جس ما شاعر پیغمبر آخر زماں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اوصاف تے کمالات،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی واحدانیت نا بیان کرے۔نعت ما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ذاتی تے صفاتی پہلو نا بیان کیو جائے۔اس سلسلہ ما شاعر جہڑو لب ولہجو اختیار کرے اس تو مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی ہوئے۔

نعت گوئی مشکل فن ہے جس ما بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔اس ما شاعر نا ایک مخصوص حد کے اندر ہی رہنو پوئے۔فن شاعری کا تجزیہ نگاران نے نعت کی مختلف انداز ما تعریف بیان کی ہیں۔ڈاکٹر ایم۔ڈی۔نسیم اس بارے نوں لکھیں۔"نعت گوئی کو راہ پل صراط توں زیادہ مشکل ہے۔اس پر بڑی احتیاط تے ہوش نال چلن کی ضرورت ہے۔اس واسطے شعراء نے نعت ما بے بسی کو اظہار کیو ہے۔جس ہستی پر خدا آپ درود بھیجے انسان کی کے مجال ہے کہ اس کی تعریف کو احاطو کر سکے۔

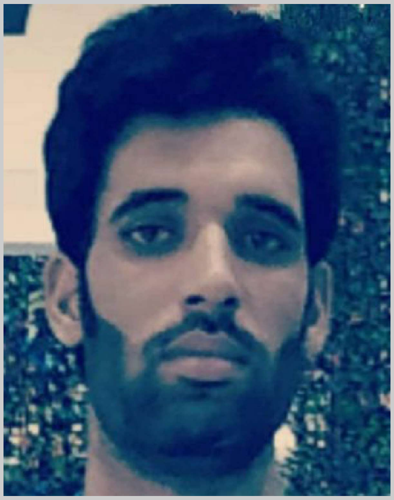

ڈاکٹر نزاکت حسین پونچھ

"جس ویلے گوجری ادب ما حمد تے نعت کی روایت آلی بکھی نظر سٹاں تے پتو چلے کے بیمی صدی کا شروع کے نال ہی جدید گوجری ادب کی شروعات ہو جائے۔اس صدی کا نصف ما سی حرفی، باراں ماہ تے بیت وغیرہ کو زیادہ چلن رہیو۔تے نعت کا موضوعات واسطے سی حرفی کی صنف استعمال ہوئے تھی۔نعت کئی توں ایک صنف نیں ہوئے تھی۔اس ویلے سی حرفی کا جہڑا شعراء تھا انھاں نے اپنا کلام ما پہلاں حمد تے پھر نعتیہ اشعار کو استعمال کیو۔ حضرت بابا جی صاحب لاروی،سائیں فقر دین ،میاں نظام الدین لاروی تے سائیں قادر بخش وغیرہ جیسا شعراء نے اپنا کلام ما نعتیہ اشعار کو استعمال کیو۔لیکن نظم کی صورت ما حمد تے نعت کو سلسلو گوجری ادب ما بعد شروع ہوؤ۔گوجری ادب ما نعت تے حمد لکھن کی ایک وجہ یاہ بھی ہے کہ جس طرح ڈاکٹر رفیق انجم بھی نعت کا حوالہ نال 'گوجری ادب کی سنہری تاریخ' ما ایک جگہ لکھیں جے "ایک وجہ یاہ ہو سکے جے گجرادیاں،قلمکاراں کو سارو قافلو تقریباً مسلماناں کو ہی رہیو ہے ان ما اکثر تخلیق کار صوفی شاعر رہیا ہیں،اور انھاں نے مثنوی کی صورت ما جہڑی شاعری کی ہے اس ما اکثر جگہ نعت کو عنصر پایو جائے۔جدید گوجری ادب تو پہلاں قدیم گوجری شاعری ما بھی

نعتیہ شعر لبھیں۔ جدید گوجری شاعری ما جتنی بھی صنفاں کو شمار ہوئے ان کو باقاعدہ آغاز 1956 تو بعد ہی ہو یو ہے۔ اسے طرح نظم کی صورت ما حمد تے نعت لکھن کو سلسلو بھی گوجری ادب ما باقاعدہ طور 1956 توں بعد شروع ہوؤ۔ اس تو پہلاں باقاعدہ طور پر صنف کی شکل ما حمد تے نعت کو کوئے سلسلو نیں لبھتو۔ گوجری شاعری ما نعتاں کو وچ سارو خزانو موجود ہے۔ متاں شاعراں نے نعتیہ اشعار لکھیا ہیں۔ بلکہ ہم یاہ بھی کہہ سکاں کہ تقریباً ہر شاعر نے نعت نگاری کی کوشش کی ہے۔

گوجر قوم ایک سادہ تے شروع توں ہی گھٹ ہی پڑھیا لکھیا ہون کے باوجود بھی حضور پاک ﷺ نال محبت انھاں کا دلاں ما رچی بھی ہے۔ اس وجہ توں نعت گوئی ایک مشکل فن ہون کے باوجود بھی انھاں نے نعت لکھن کی کوشک کی ہے۔ عبدالمجید حسرت 'سوچ سوچچی' ما نعت کا حوالہ نال نوں لکھیں "اس فن کی باریکیاں کی وجہ تیں جت شعراء نے اس توں بچن کی کوشش کی ہے اُتے اس کا بابرکت ہون کی وجہ توں ہر زبان ما مدحیہ اشعار لکھیا گیا ہیں۔

شعراء نے اپنا اپنا انداز ماں دربار رسالت ﷺ ماں عقیدت کا نذرانہ پیش کیا ہیں۔ سوچ سوچچی، عبدالمجید حسرت، 2019ع، ص 20۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہوراں کے مطابق تعداد کا لحاظ نال حسن دین حسن تے رانا فضل حسین راجوری ہوراں نے سب تو زیادہ نعتیہ اشعار لکھیاں ہیں تے نعتاں کو پہلو مجموعو بھی " گوجری نعت" کا ناں نال انھاں نے ہی چھاپیو تھو۔ نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نال محبت کو ناں ہے۔ حضور صلی کی سیرت پاک نا، سیرت کا ایک ایک پہلو نا نظم کی صورت ما بیان کرنو نعت ہوئے۔ حضور صلی نال مخبت کو اظہار نثر ما بھی ہو سکے ہور شاعری ما بھی بیان کی جا سکے۔ اسرائیل اثر گوجری کا ایک بڑا شاعر تھا۔ ان کی شاعری کو متوحصو نعتاں کو ہے۔ انھاں نے نعتیہ اشعار خاصی تعداد ما لکھیا ہیں۔ انھاں نے حضور پاک کی سیرت نا بھی بیان کیو ہے۔ نمونہ کا طور پر ایک شعر

رازاں کی واہ رات سلکھنی شب معراج کہواوے
دھن محبوب الٰہی جس نا مالک آپ بلاوے

عبدالمجید حسرت اپنی کتاب ما منشا خاکی ہوراں کی کتاب نثر بہار کو حوالو دے کے لکھیں کہ منشا خاکی اسرائیل اثر ہوراں کی نعت گوئی بارے اس طرح لکھیں۔ "ان کی نعتیہ شاعری ما دعائیہ شعر زیادہ ہیں۔ جس ما اسرائیل اثر نے اپنا سوٹھاں، ہاڑاں، تاہنگاں تے مدینہ کا دیدار کرن کو اکثر ذکر کیو ہے۔ اسرائیل اثر، اقبال عظیم، تینسیم پونچھی 1980 تو بعد کا نعت گو شعرا ہیں جھاں نے بڑا خوبصورت انداز ما نعت لکھی ہیں۔ انھاں نے متا سوہنا طریقہ نال حضور نال محبت کو اظہار کیو ہے۔ اقبال عظیم چودھری ہوراں نے نیچھ گوجر الفظ کو استعمال کیو ہے۔ نمونہ کا طور پر

وہ سچو سچیار اسے کا وہ اچو اچیائیں اس کیں
سچ کی مہار ہے ہتھ اسے کے وہ سچو سچیائیں اس کیں
شہر علم کا اک امی کے ہتھوں بسیا روشن روشن
وہ عالم وہ عاقل شاعر جس نے گوریں گائیں اس کیں

نسیم پونچھی ہوراں کو شمار بھی 1980 تو بعد کا نعت گو شاعراں ما ہوئے۔ ان کا کلام ما بھی بہت سارا نعتیہ اشعار لبھ جائیں۔ نمونہ کا طور پر چند نعتیہ اشعار

مدینے ہوں جاؤں نہیں سمیان کو لے
ہے کھوٹی جے بس اک جند جان کو لے

ہے آقا کو ڈاہڈو گمان اللہ اللہ

حسن دین حسن ہوراں نے بچ تعداد ما نعتیہ اشعار لکھیا ہیں۔ تے رانا فضل حسین راجوروی ہوراں کو بھی گوجری نعت کا حوالہ نال ایک بڑو ناں ہے۔ انھاں نے بھی بچ سارا نعتیہ اشعار لکھیا ہیں۔ نمونہ کا طور پر ان کی نعت کا دو اشعار اس طرح ہیں۔

چڑھتل چناں چانن چانن، چانن لایا سارے لاٹ
سچی لو روشن روشن، روشن عرش منارا
چناں عرش کی چوٹی چڑھ کے تم نے نور کھنڈایا
چن اسمانی ٹٹ جڑے ہوئے انگلی نال اشارہ

نعت گوئی ایک مقدس فن ہے تے نالے بابرکت بھی ہے۔ اس ما شاعر نا ایک مقرر حد کے اندر رہنو پوے۔ اس واسطے یو ایک مشکل فن ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی گوجری ادب کا تقریباً ہر ایک شاعر نے نعتیہ اشعار لکھن کی کوشش کی ہے۔ روضہ رسول کا دیدار کی تڑپ تے ارمان ما گوجری کا زیادہ لکھاڑیاں نے نعتیہ اشعار لکھیا ہیں۔ ڈاکٹر رفیق انجم ہور گوجری کا محقق ادیب تے شاعر ہیں۔ انھاں نے نعت بھی لکھی ہیں۔ نمونہ کا طور پر

دلا چل مدینہ کو دیدار کریئے
دعا رب کعبہ کے دربار کریئے

گوجری کا ایک ہور شاعر چودھری عبدالغنی عارف ہوراں نے بھی نعت لکھن ما اپنو جوہر دسیو ہے۔ نمونہ کا طور پر ان کی نعت کا دو اشعار اس طرح ہیں۔

مدینہ کی گلیاں کو ہوں بھی بھکاری
وہا عرض تم نے کیوں نہیں گزاری
ہو جاتا فر مہر بان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمد کی شان اللہ اللہ

عبدالرشید چوہدری نعتیہ کلام ما عقیدت کو اظہار اس رے کریں۔

سرور عالم کا پرسئے کا اک پُھٹکا پر صدقے ہیں
نرگس، گیندہ تے ست برگہ، ہر موسم کا تاز پُھل

جن شعراء کا کلام کو باقاعدہ ذکر کیو ہے تے نمونہ بھی پیش کیا ہیں۔ انھاں توں علاوہ گوجری کا بچ سارا ہور بھی شاعر ہیں جنھاں نے نعت لکھی ہیں۔ جن ما سروری کسانہ، قاضی جلال الدین، عبدالکریم پرواز، نذیر احمد نذیر، شہباز راجوروی، بابو نور محمد نور، شاہ محمد شہباز، پروفیسر یوسف حسن، منیر حسین چودھری تے ابرار احمد ظفر وغیرہ شامل ہیں۔ انھاں تو علاوہ بھی کجھ ایسا نواں لکھاڑی ہیں جن کو نعتیہ کلام کلچرل اکیڈمی کا شیرازاں ما چھپتو رے۔ ان ما چودھری ریاض صابر، چودھری گلزار تبسم، تاج الدین تاج، وغیرہ لوک شامل ہیں۔ انھاں ساراں لوکاں نے نعت نگاری ما اپنو جوہر دسیو ہے۔ جس طرح پہلاں بھی ذکر کیو کہ گوجری ما حمد تے نعت کو باقاعدہ سلسلو 1956 تو بعد شروع ہوئے۔ اس توں پہلاں دوجی صنفاں جس طرح سی حرفی وغیرہ ما نعتیہ اشعار تے حمد دیکھیں جا سکیں۔ لیکن باقاعدہ طور پر 1956 توں بعد ان کو سلسلو شروع ہوئے۔ اس فن کا بابرکت ہون کی وجہ توں گوجری کا تقریباً ہر شاعر نے نعت گوئی ما اپنو جوہر دسیو ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی گوجری نعت اجاں اس مقام پر نیں پہنچی جت کہ دوجی زباناں کی نعت ہیں۔

ڈاکٹر رفیق انجم 'گوجری ادب کی سنہری تاریخ' ما گوجری نعت بارے نوں لکھیں "جت تک ہوں سمجھ سکیو ہاں کجھ اک نعتاں نا چھوڑ کے باقی ساراں کو زور اک ہی گل پر رہیو ہے "ربالے

چل مکہ مدینہ ماں" تے جتنا وی ذاتی تے صفاتی پہلو ہیں، حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کا انھاں پر ضرورت توں گھٹ لکھن ہویو ہے " گوجری ادب کی سنہری تاریخ، ڈاکٹر رفیق انجم، جلد 10، ع 2007، ص 214۔ حمد ما اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے۔ اس پاک ذات کی جھڑو مالک ہے دو جہان کو۔ حمد چ بابرکت فن ہے۔ جس ویلے ہم کوئے وی کم شروع کراں تے پہلاں اللہ تعالیٰ کو ناں لینو ضروری ہے۔ گوجری کا زیادہ تر شاعر مسلمان ہی گزریا ہیں۔ اس واسطے انھاں نے جس ویلے اپنا کلام کی شروعات کی اس ما وی پہلاں حمد دیکھیں جائیں۔ لفظ حمد کسے مخلوق واسطے استعمال نیں ہوتو۔ یوہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات واسطے مخصوص ہے۔ نمونہ کا طور پر محمد عبداللہ غمخوار ہوراں کا حمد باری تعالیٰ کا چند اشعار۔

اے مالک ہوں جہاں دیکھوں تیری دسے خدائی
کجھ کالیں کجھ چٹی دسیں تیں سب شکل بنائی
پتھر لکڑی بچ کیڑا نا روزی آ پوہچائی
اپر آسماناں تے ہیٹھ زمین کے جو ترتیب ٹھرائی
چار چوفیری سمندر کر کے خشکی بچ ٹھرائی
آسمان باغ بہار بنا کے دنیا بچ بسائی

انور حسین ہوراں کا حمد باری تعالیٰ کا چند اشعار اس راہیں

سارا عالم کو بادشاہ توں ہے
حمد لائق بس اے خدا توں ہے
ہم تیری صفت کے بیان کراں
ساری صفتاں کی انتہا توں ہے
ہر مصیبت مانھ توں ہی یاد آوے
ہر کسے درد کی دوا توں ہے
کول اتنو کہ دل مانھ ہے موجود
دور اتنو کے لاپتا توں ہے
زندگانی ہے اک سفر یا رب
توں ہی منزل ہے راہنما توں ہے

خلاصو: کھٹاں لفظاں ما ذکر کراں تے گوجری ما حمد تے نعت کا قدیم گوجری ما بھی کجھ نمونہ لبھ جائیں۔ اس تو بعد بیمی صدی کا پہلا نصف حصہ ما سی حرفی وغیرہ صنفاں ما حمد تے نعتیہ اشعار لکھیا گیا۔ لیکن باقاعدہ طور پر حمد تے نعت کو سلسلو گوجری ادب ما 1956ا تو بعد شروع ہوؤ۔ اس تو بعد گوجری کا متا شاعراں نے حمد تے نعت ما اپنو جوہر دسیو۔

کتابیات:

۱۔ حسرت، عبدالمجید، 'سوچ سوچی' جموں کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، 2019۔

۲۔ شیرازہ، نعت نمبر، جلد ۶۳ (شمارو: ۴)، جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، سرینگر، 2015۔

۳۔ رفیق انجم، ڈاکٹر، گوجری ادب کی سنہری تاریخ، (چھیمو حصو)، گوجری نعت تے گیت، کلچرل اکیڈمی جموں، جموں 2006۔

۴۔ عبدالرشید چوہدری، نین سمندر، 2010۔

گوجری افسانچو "ملچ"

تحریر منظور الحق منظور کلائیوی

سائیں نور دین نئیوں تے محکمہ مال مویشی کے بچ کمپوڈر کی نوکری کرے تھو تے عام طور ور لوکاں ماں "ڈنگر ڈاکٹر " کا ناں نال مشہور تھو ور اس کو اصل پیشو سائیں گیری کو تھو جس وسطے وہ دور دور تک مشہور تھو۔ ویروار تے ایتار آلا دھاڑا اس نے "ہل (وجد) پین "واسطے خاص رکھیا واہ تھا پر نئیوں وی گٹ، تو تج بتی، تے پھوک جھاڑ کرن کو ویلو کڈ لیئے وے تھو۔ مندر ہیری جئ قد کاٹھی، بلیں بلیں اکھ، دودھ چٹیں کھکھاڑیاں اپر لالی کی لشک جس راہ لہو کا ترونکا ہن ڈھٹا جے ہن، جیبوں ذری تھتھو ور فر وی گل جور کٹے وے تھو۔ شیطانیاں مانھ تے وہ نمیکلو سوا بلیس نامات دیئے وے تھو ور فر وی کم دھندا نا بہتر چلان واسطے گراں کا درجی، نائی، موچی، لوہار، ترکھان تے چوکیدار نال اس کو خاص یرانوں تھو۔ ھور ان تیں بجن وی گراں کا کج اغوال گدراں نال اس کی خاص بنے وے تھی کیوں جے اس کا دھندا مانھ اک صاف تے سٹکر گل کی جتنی قیمت اس ناں لبھن کی امید ویھ تھی اس وروں مہینہ کی راندیا ناکمھاوں تے یا ہی چٹ منگلی اس کی سٹکر گلاں مانھ جان گہلن واسطے اس کی اجنٹی وی کرے تھی تے اس کی مشہوری کو راز وی تھی۔ اس کا بدلا مانھ سائیں نور وان کو پوٹو ان کی امید تیں بد کے ٹھنڈو کر چھوڑے ویھ تھو۔ گراں مانھ سنیارو تے کوئے تھو نہیں ور لوہار تے درجی نا اس نے سمجھو تو تج مڑن کو تے گٹ بنہان کو ٹھیکو چا دتو وہ تھو۔ تو تج بتی دیتاں ہی کہہ چھوڑے ویھ تھو "ت۔۔ت۔ تم پہاویں جی۔۔۔جی ۔۔ جس کولوں مرضی مہڑا لیہو و۔۔۔ و۔۔ور چمبا لو۔۔لو۔۔لوہار تے خ۔۔۔خ۔۔۔خیریا درجی کو اس کم مانھ کو۔۔کو۔۔۔کوئے مقابلو نہیں۔ اے۔۔اے ۔۔اک گل یا۔۔یا۔۔یاد رکھیو، ت۔۔۔ت۔۔۔تو تج مڑہان تیں بعد میرا کولوں ہی آ۔۔۔ آ۔۔۔آن کے بہ۔۔ بہ۔۔۔بدوائیو مدے کدے آ۔۔۔آ۔۔ اپھٹو پے جئ تے فر مناں دو۔۔۔دو۔۔دوس دیتا پھریں "فر بھلا کس کی ہمت جے ھور کسے کول ٹر جئ۔ کپڑا مانھ مڑہان آلا سارا درجی کول تے چاندی آلا چمبا لوہار کول جا پچیں تھا. ویھ وی حساب کا پکا تھا کنو کن کسے نا سیتر لگن بجن ہی سائیں ھوراں کی کمشن پچھا جیں ویں تھا تے اپروں سائیں ھوراں کی صفتاں کی گھڑیں گھڑائیں کہانی اس طرحیا سناویں ویہں تھا جے ادھی بیماری تے اتے بل ھو جئ ویھ تھیچو انڑی کا لسریاں کا گاٹا مانھ تو تج بدتاں یا لک مانھ گٹ بدتاں سائیں ھوراں کیں اکھ جیڑ انظارا کریں ویہں تھیں تے مچھ دھسکہارا کھان لگیں تھیں ان در دیکھ کے شیطان کا کھاسا سنگی سائیں بنن واسطے جتن کریں تھا ور ہر ایکن کا ویھ نصیب کت؟ واہ ھور گل اے جے ان جوانڑی گدریاں کا کھسم سائیں کدے نال وی ویہں تھا تاں وی ان کی شک کی سوئیں کدے سائیں نوریا کی پھرکتی مچھ تے تھرکتا ہتھاں کی صفائی در نہیں مڑیں، کیوں جے دل مانھ شک آن کے ویھ اپنوں نقصان نہیں تھا کروانا چاہویں تے نہ ہی جہنم رسید ھون کو خطرو مول لے سکیں تھا۔ کج گدریں سائیں ھوراں کے ہتھیں ننگلتیں کتکتیاں کی گل سمجھ جئیں ویہں تھیں تے ان کا نتیجہ وی بڑی بار بکھرلئیں بکھرلئیں راہیں ڈھا۔ پہلاں تے سر درد، کاہلی گھبراہٹ، ڈھڈ درد، تاپ تے ھور نکی موٹی ماند کی آلیں بیٹکیں ان کی لمبی لین سائیں ھوراں کے لگی رہ تھی ور جد تیں اک کمپوڈر نے گراں مانھ انگریزی دوائیاں کی ہٹی گہلی لوکاں کو وطیر و

بدل گییو۔ وہ حقیقت پر وی کدے کج گولیں چا دیہہ ویھ تھوتاں وی جھٹ آرام ھوجانوں تے کدے چارے بنیں فرق نہ پیئو تاں کدے سائیں ھوراں کو نمبر لگے تھو۔ سائیں تے کمپوڈر اک دوجا کی ھمیشاں بدخواہی کرتا رہیں تھا تاں جے لوکاں نا اپنا کرتب کو یقین دوا سکیں پر یقین کی تھالی اپر جد توڑی علم تے دماغ کو سلونوں نہ ویھ تاں یقین کو صواد پھکو ہی ریہہ سائیں نوریا نا جد اتوار تے ویروار آلے دھاڑے پٹی آلا پیر کی زیارت پر ہل پوئے ویھ تھو تے ان اجنٹاں کے ذریعے لبھی وی معلومات کے اوپر جد وہ ہلتا سر کو تڑکوسٹ کے مروڑا کرے تھو تاں لوکاں کا کن کھلا ھوجئیں ویہں تھا۔ کوئے کج بولے وی تے کسراہ، منہ مانھ گھنگنی پے جئیں تھیں۔ جد سارا سائیں ھوراں کولے ہل پیتاں حاضر وہیں تھا تے وہ موکل نا حاضر کر کے باری باری جس نا جیہڑی گل دسے تھو اس گل نا یاد رکھ کے جد حل پینو بند ھو جئے ویھ تھو تے تاں سائیں ھور لمبی لمبی سر کی لٹاں نانھ دھو دھا کے تھڑا پر بیسیں تھا تاں اپنی بیماری کو علاج کرانوں پوئے تھو، حل پیتاں اکثر سائیں ھور دوزانوں بیٹھاں بیٹھاں جد وجد مانھ آویں تھا تے تھتھی جئی آواز مانھ افراں زیارت کی چھت در نظر چا کے تر تر دیکھتاں انگلی کو اشارو چھت در کر کے کیہں ویہں تھا "م۔۔۔م۔۔۔ل۔۔۔چ۔۔۔ملچ، ملچ" تے نالے ہتھ کی تلی کھول کے اس طرحیا ھوا مانھ پھیریں ویہیں تھا جے جسراہ سلیٹ ور لکھیو ملہیستا ویہں۔ لوک اس حالت نا دیکھتاں ہی کہیں تھا، "سبحان اللہ، تیریاں توں ہی جانیں "فر تو تیج دھاگو، گٹ، بتی وغیرہ دے کے نال ٹھاپنوں دے کے سائیں ھور صندوقڑی در اشارو کریں وہیں تھا "نہ۔۔۔نی۔۔۔نیاز مناں نہ دیئو اس مانھ ک۔۔۔کہ۔ گھہلو، میں کے کرنا پ۔۔۔پی۔۔۔پیسہ، بس نیاز نال زا۔۔۔زا۔۔۔زیارت کیں ضرورت پ۔۔۔پ۔۔۔پوری ھوتی رہیں تے ویھ ہی جو۔۔۔جو۔ جورایں۔ نیت ثواب کی ر۔۔۔ر۔۔۔رکھیو تاں بیڑو پار ل۔۔۔ل۔۔۔لگے گو۔ یا گدی کتنی بھاری اے، یا گل ھ۔۔۔ ھ۔۔۔ھوں جانوں یا فریوگ۔۔گ۔۔گدی آلو۔آ۔۔آ۔۔۔ اناں نا کے پتونور کا لشکار ک۔۔ک۔۔کت لگیں، یا کوئے آ۔۔آ۔۔اکھاں آلو ہی جانے "ور کدے کوئے پیار محبت کی کامیابی مانھ یا دوجا کا بستا گھر نا پٹن پٹان واسطے سائیں ھوراں کی خدمت لین آیو تے اس جو گو ویلو الگ تیں اپنے نیویں مقرر ویھ تھو تے اس کی فیس وی کھسیری تھی۔ اس فیس بچ اجنٹاں کو حصو وی سٹکر خبر واسطے ضروری تھو باقی گرائیں تے سارا سائیں ھوراں کا مرید تھا ور روڑا آلی کا کج گدرا اگاں ہندوستان کا کسے مدرسہ بچوں چارا کھر پڑھ آیا وا تھا تے سائیں ھوراں کی گلاں کا ٹھٹھا مذاق کرتا رہیں تھا۔ سارا گرائیں اناں نانھ وہابی کہہ کے گل مکا چھوڑیں تھا تے دوہاں ولاں کو کم اسے راہ توں متوں ور چلے تھو موتیاں تے رفیقا کو بیاہ ھویاں اٹھ سال ھو گیا وا تھا، اللہ نے ماں باپ ہاروں سہنی کد کاٹھی تے نک منہ آلا دو پوت وی دتا وا تھا۔ موتیاں لماں تیچھریرا قد کاٹھی کی خوبصورت جنانی تھی دودھ ہاروں چٹیں کھکھاڑیں، تے لموں گاٹو۔ ٹرتاں پھرتا کناں کی بالیں جد ہلارا کھئیں تھیں تے جوانڑا اگدراں نا اس کے نال چمٹ کے جھجو کھان کو روح آوے تھو۔ موتیاں نیوں تے ہر کسے نال ہس ہس کے لمیری جھوک نال گل کرے ویھ تھی، واہ جد گل کرتاں ہسے تھی تے چٹا شبیت اچا اچا بتھ آلا دند اس کی خوبصورتی نا چار چن لاویں تھا پر کدے کسے گھبرو کی کھوٹی نیت ور اس نا شک وی پے گیو تاں متھا ور گھرنج پے جائیں تھیں تے منہ ور مندی گھرٹھ گہل کے کھوری جئی آواز مانھ گال کڈے ویھ تھی "تیری جنن آلی ناں لنت، کھل جا حرام گیا تناں اج ھوں دسوں گی کسراہ ستیں بیہیں سو ویھ۔۔ "فر جد واہ کوئے بٹو چا کے اس کسے کے پیچھے دوڑے تھی

تے اس نا جاتاں راہ نہیں تھو لبھیموتیاں واسطے رشتہ تے کھسیرا آیا
تھا وراس کا باپ نے اس کا پتیر رفیقا نال اس کو جد بیاہ کر چھوڑیو
تے سارا منہ مسوستارہ گیا۔ سائیں نوریو وی ان بچوں اک تھو اک
دن سائیں نوریا نے اپنا اک اجنٹ دینا ناپٹی پڑھائی تے وہ اس
ویلے موتیاں کے گھر جان لگ پیئو جد رفیقو گھروں باہر ھووے تے
نکا سکول۔ موتیاں اپنے کم لگی رہیہ ویھ تھی تے ہس ہس کے دینا
کیں گلاں کو جواب وی دیتی رہیہ تھی۔ دینوں پہلاں دے کج
دھاڑا موتیاں کی تعریف کا پل بدتو رہیو تے فر آخر جد موتیاں نے
اک دن پوچھیو "اچھا ہن رہن دے توں جو رلیل کیریں تیں تے
چپلوسی وی جور کرلئیں، کائے مطلب کی گل کر " تاں دینا نے
موتیاں کی پتیر نال اس کو بیاکران کی گل کی۔ موتیاں ٹھا ٹھا کر کے
ہسی، دوئے بکھیں پکڑ لیں تے اندر بڑن ہی لگی تھی جے دینوں
وی نالو نال لیڑ کیں کڈ تو بوا تیں اندر آن بڑیو، واہستاں ہستاں
اندر منجا ور جا پئی تے پسلیٹا کھان لگی، دینوں منجی کی بائی پکڑ کے
دوہاں پیراں پہار ڈیرا مانھ بیں گیو تے اس کی ٹھوڈی پکڑ کے منت
سماجت کرن لگو۔ "تناں اللہ کو واسطو اے موتیاں ساری عمر تیری
نوکری کروں گو، بس تو میری یا گل من لیہہ، توں جو کہہ گی کروں گو،
تناں تیراں دوہاں پوتاں کو واسطو اے میری گل رد نہ کریئے "
انگاں رفیقا کا کن پہلاں ہی سائیں نورا نے بھریا واہ تھا تے وہ
اس گل کی ٹو مانھ تھو جے کداناں نا رنگے ہتھیں پکڑے۔ ایکن
روشندان بچوں یہ حرکت دیکھ کے اس کو شک یقین مانھ بدل گیو
تے سوچن لگو "سائیں نوریو واقع ہی پچیو وہ فقیر اے , سب
جانی جان۔ اک روح آیو جے کہواڑی چا کے دوہاں کا ٹوٹا کر
چھوڑے ورفر صبر کیو، آن بو کھولیو تے دینوں سر ور پیر دھر کے نٹھو،
بوا بچوں نکلتاں موراں ماں اک بیت اڑایو جے اس کی ٹانگ ننگل
گئیں، موتیاں حالے وی بلدے تے ہسے تھی۔ رفیقا نے جد جور
کی چنڈ اس کی کھکھاڑی ورجھڑی تے واہ گھرانی کھا کے ڈیرا مانھ جا
پئی۔ اس تیں پہلاں جے واہ کج کہتی رفیقو اک مشت بولیو
"طلاق، طلاق، طلاق 'اج تیں توں میرا ور حرام، جا دفعہ ھو جا،
میرا مڑن تیں پہلاں ہی چلی جائیے نہیں تے بوٹیں کر کے کتاں
اگے گہل چھوڑوں گو۔ "یا گل کہتاں ہی چادر منڈا ورسٹی تے بیت
ہتھ مانھ لے کے باہر ننگل گیو پریشانی کی حالت مانھ پہلاں تے
انگاں انگاں پھرتو رہیو فر جد سوچیو جے اس غریبنی کی وی سنی تے
تھی۔ ایویں گھر برباد کر چھوڑیو تے واپس گھر مڑ آیو۔ موتیاں کی
سنی تے پتو لگو جے مغالتو لگ گیو، ورمنہ تے بندوق بچوں ننگلی
کدے واپس مڑے؟ دوہاں نے صلاح سوٹھ کی جے گھر کس راہ
بچاواں تے رفیقو موتیاں نے روڑا آلی کا مولبی صاحب کول
ٹوریو جے اس نے دوترے سال پہلاں وی ہٹھو سٹھو کر کے اسے
طرح کا معاملہ مانھ اک گھر ٹٹن تیں بچا چھوڑیو تھو۔ پہلاں تے
رفیقا نے اس کی گل نہ منی جے وہ مولبی وہابی اے ھمناں وی لوک
بلادری بچوں کھد کے کڈ چھوڑیں گا ور فر سمجھان بجھان ور اس نے
ٹٹا گھر نانھ باعزت بچان واسطے یوز ہر پین کی وی من لئی۔ رفیقا نا
مچ لہر چھڑی وی تھی تے اس نے مولبی کو لے جان تیں وی پہلاں
سائیں نورا کو لیجان کو فیصلو کیو جے اس نا پہلاں سبق سیکھا
آوے۔ دینا نے طلاق آلی چھواتی جئی گل سن لئی تھی تے پہلاں
ہی سائیں کے کنیں چاڑ چھوڑی وی تھی۔ رفیقو زیادت ور پچھیو تے
سائیں نوریا نا ہل پیئو وہ تھو۔ کھاسی لمی لین بچوں وہ اگے سد یو تے
فر اپناں مخصوص انداز مانھ افراں دیکھ کے کہیو، "
م۔۔۔م۔۔۔ل۔۔۔چ۔۔۔ملچ۔۔۔ملچ "فر رفیقا کا نیڑے
پچتاں ہی اک جور کی چنڈ اس کا منہ پر ماری تے کہن لگو، "ح۔۔
حر۔۔۔حرامیاں، یو کے کیو تیں، ای۔۔۔ای۔۔ان نکاں کو
خ۔۔ خی۔۔خیال وی نہ آیو۔۔ م۔۔

م۔۔۔ل۔۔چ۔۔ملچ۔۔ملچ۔۔ "رفیقا نے سوچ لیو وہ تھو جے طلاق کی گل کسے نے سنی ہی نہیں تے موتیاں نا فرٹھگ ٹھوہڑ لئے گوتاں جے گھر بچ جئے ور سائیں ھور تے جانی جان ایں۔گل کھلر گئی تے گھر برباد ھو جائے گو تے کدے طلاق کا نواں قانون کی گل کوئے موتیاں کے کنیں چاڑ گیو تے پتو نہیں واہ کے کرے تے اس نا پوری عمر جیل ما سڑنوں پووے۔ یا گل سن کے سائیں ھوراں کے پیریں ڈھے گیو تے کہن لگو، "پڑدو سائیں جی پڑدو،۔۔۔اللہ کو واسطو اے ھوں لٹے جاوں گو پڑدو" فر جد سارا ٹر گیا تے سائیں نے کھاسیں گل کرن تیں بعد رفیقا نا کیہو، "ھ۔۔ ھ۔۔ھوں تے پڑدو گہلوں ور اس مالک اگے ت۔۔ ت۔۔۔تے کوئے پڑدو نی۔۔نی۔۔نہیں نا۔ "رفیقو پیریں ڈھے گیو تے روتا بلکتا رفیقا ناں افراں اٹھال کے سائیں ھوراں نے اس کا کن مانھ کیہو، "اس کو اک ہی حل اے۔موتیاں کو نکاح اک دن کسے ھور نال کرانوں پوئے گو تے فر حلالہ تیں بعد جد وہ اس نا طلاق دے چھڑے تے تیرو فر نکاح ھو جئے گو۔۔۔۔ "فر سر پکڑ کے کج سوچتو ریہو تے فر کہن لگو "سو۔۔۔سو۔۔۔سور کیا ہڈا تیں ھوں مہ۔۔مہ مندیئوں پھسا چھوڑیو، یا گل تے ر۔۔ر۔۔راض کی اے، ھ۔۔ھ۔۔ھور کوئے سن گیو تاں واہ ہی گل ھو جئے گی،نا۔۔نا۔۔نائیاں نے سنی ت۔۔ت۔۔تے گرایاں نے سنی۔۔آ۔۔آ۔۔اچھا تیرو گھر بسان واسطے ھ۔۔ھ۔۔ھوں یو زہر وی کھ۔۔کھ کھاں گو۔توں جا مم۔۔مم۔۔موتیاں نا کسے حیلے مم۔مم۔۔منا تے آپ اج رات نی۔۔۔نی۔۔نکاں نا لے کے کدے ٹ۔۔۔ٹ۔۔ٹر جائیے تاں جے پ۔۔پ۔۔پڑدا پڑدا مانھ گل مک جئے" مک چک

☆☆☆☆☆☆☆

گوجری ادب رسالہ کا مقاصد

گوجری ادب میگزین کو سو صفحاں پر مشتمل پہلو شمارو ساتھیاں نال مل کے ہمنیں 2012 ما اسلام آباد تُوں شائع کیو تھو۔ کُجھ مسائل کی وجہ تُو ہم اس کو تسلسل نا جاری نہ رکھ سکیا ور ہُن اک نواں جذبہ تے نویں ٹیم نال دوبارہ بسم اللہ کر رہیا آں۔ گوجری ادب شائع کرن کا مقاصد صرف اور صرف یہ ہیں۔

گوجری زبان و ادب کی ترویج تے اشاعت۔

معیاری گوجری ادب بٹیل کے سامنے لیانو۔

نوجوان لکھاریاں کی حوصلہ افزائی۔

☆ گوجری زبان، تاریخ تے ثقافت نا اجاگر کرنو۔

☆ گوجری زبان نا عام کرنو تے روایتی چھا کو ختم کر کے گوجری بولن تے لکھن کی ترغیب دینی۔

☆ آن آلی نسل ناں گوجری زبان کی عظمت رفتہ تے سنہری تاریخ تُوں آگاہی دینی۔

اس سلسلہ ما ہم اپنا تمناں ساراں نا درخاس کراں جے اس عظیم مشن واسطے گوجری ادب ما اپنو حصو، شاعری، نثر، افسانہ، کہانیں، لوک ادب، مضامین کی صورت ما اپنیں تحریر ہمناں اس پتہ ور ارسال کرو یا واٹس ایپ کرو۔

ڈاک پتو: ہاؤس نمبر 257، گلی نمبر 23، سیکٹر ای سیون اسلام آباد

واٹس ایپ: +923101878887

ای میل: gojriadabpk@gmail.com

ماہنامہ گوجری ادب اگست 2023

اک دیہاتی غی مزاحیہ کہانی

عاصم الحسن چوہدری

اک دفعہ غو ذکر اے کہ کسے دیہات مانھ اک غریب رے تھو بیاہ تے کر لیو لیکن اولاد نہی تھی۔ اس غا سرمایہ مانھ کل ملا غے اک بیوی، اک ٹوٹو پھٹو گھر، 8 مرلہ زمین تے، اک کھوتو تھو۔ اس غا معاش غو واحد ذریعو اس غو کھوتو تھو جس ور وہ سامان اِیاں اُیاں پہنچا غے اپنو تے اپنی بیوی غو پیٹ پالے تھو۔ پڑھائی داروں چِٹو ان پڑھ تھو اک تہاڑے سکول غے نیڑے تیں لنگیو اس نے سنیو کے اک استاد اپنا شاگرد نا کہہ رہیو تھو توں کس رے نی سبق یاد کر سے میں ات کھوتا وی انسان بنڑا لیا۔ دیہاتی یاہ گل سن غے دل ہی دل مانھ خوش ہو گیو اس غا دل نے کیہو کہ ہن ہی جا غے ماسٹر ہوراں نا مل لیوں تے اپنا کھوتا نا وی کجھ دن پیھج چھوڑوں لیکن فر اس وقت سکول مانھ جانو مناسب نہ سمجھتا واں اس نے اپنوں ارادو بدل لیو۔ وقت گزرتو گیو آخر کار اک دن آ گیو جس غو دیہاتی نا انتظار تھو ماسٹر ہور مل گیا دیہاتی نے ماسٹر ہوراں غے سامنے اپنی عرضی پیش کی کہ ہوں بے اولاد آں میرا کھوتا نا وہ انسان بنڑا چھوڑو، تا کہ اولاد غی کمی وی پوری ہو جئے تے میری زندگی غو سہارو وی، ماسٹر ہوراں نا دل ہی دل مانھ دیہاتی غی حماقت ور ہاسو وی آیو مگر اُنھاں نے فوراً عرضی قبول کر لی۔ دیہاتی ماسٹر صاحب نا اپنا ڈیرہ ور لے گیو اپنی استطاعت غے مطابق خدمت کرن توں بعد کھوتو ماسٹر ہوراں غے حوالے کر چھوڑیو۔ دیہاتی غا پچھن ور ماسٹر ہوراں نے دسیو کے اک مہینو کم از کم لگ جے غو اس نا انسان بنڑا تاں۔ دیہاتی نے سوچیو انسان بنڑ جاتو پہاویں سال ہی لگ جئے۔ دیہاتی غی بیوی نے ماسٹر ہوراں غو شکریو ادا کیو تے دعاواں نال رخصت کیو۔ کھوتا نا ماسٹر ہوراں غے ڈھیرے چھوڑن غو عظیم فریضو وی دیہاتی نے ادا کیو۔ ماسٹر صاحب نے پورو مہینو کھوتا کولوں خوب کم لیو اِیاں دیہاتی نا کھوتا غی عدم موجودگی مانھ سارو کم کاج آپ ہی کرنو پے تھو۔ مہینہ بعد دیہاتی کھوتا غی خبر گیری واسطے ماسٹر صاحب غا ڈیرہ ور پہنچ گیو لیکن ماسٹر ہوراں نے حکم نامو جاری کیو کے حالاں بڑو فرق رہ جد سہی انسانی خصلت اس نے اپنا لی تاں ہی واپس کروں غو۔ اس نا کم از کم اک اور مہینو لغے غو دیہاتی واپس چلیو جے۔ دو مہینہ تیں بعد دیہاتی فر ماسٹر صاحب کول حاضر وے اس دفعہ اس نا چنگی خبر موصول وے کے اس غو کھوتو انسان تے بنڑھ گیو ور ماسٹر صاحب غو ارادو ہے کہ اس نا اک اعلیٰ عہدہ غو افسر بنڑائیو جائے اس واسطے کم از کم سال درکار وے غو۔ یاد رہ کہ اس عرصہ مانھ ماسٹر صاحب نے کھوتا کولوں خوب کم لیو۔ اوکھ سوکھ کر غے افسر غا خواب مانھ دیہاتی نے اک اک دن گنڑ غے سال وی پورو کر چھوڑیو۔ سال گزرن غے نیڑے تھو دیہاتی غی خوشی مانھ روز بروز اضافو ہو رہیو تھو آخر کار سال گزر گیو دیہاتی دوبارہ ماسٹر ہوراں غی خدمت مانھ حاضر ہو گیو ماسٹر صاحب نے دسیو کے تیرو کھوتو اک اعلیٰ افسر بنڑ غے ضلع غی سب تیں بڑی عدالت مانھ جج غا فرائض سرانجام دے رہیو اے۔ اس وقت دیہاتی غی خوشی عروج ور تھی آخر کار وہ ضلع غی بڑی عدالت مانھ پہنچ گیو پہلاں تے اس نے جج صاحب نا مخاطب کرن واسطے کافی کوشش کی لیکن جج غی عدم دلچسپی غی وجہ تیں وہ دل برداشتہ ہو یو کہ اس نا اپنا مالک در بلکل تیہان ہی نہی۔ اس نے کہیو افسر بن غے یوہ کجھ زیادہ ہی نخرہ مانھ آ گیو اس نے

سوچیو کہ جج بن جان تیں پہلاں اس غی عادت وے تھی نیلا کہاہ نا پسند کرے تھو اس نے نیلا کہاہ غو دتھو مہیا کیو جج نا مخاطب کر غے کہن لگو ہاں کھا۔ احاطہ عدالت مانھ موجود سپاہیاں نے دیکھتا ہی گرفتار کر لیو۔ جج نے دیہاتی ور توہین عدالت غو کیس چلا غے دیہاتی نا جیل پہنچ چھوڑ یو۔ مورخین لکھیں کہ دیہاتی نے کھوتا نا افسر بنڑان تو آپ چار لفظ پڑھ لیا ہوتا تے وہ جیل غی سلاخاں غے پچھے کدے نہی جئے تھو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دُوجو حصو

شاعری

ماھنامہ گوجری ادب اگست 2023

ممتاز احمد چودھری

راجوری (بکوری) جموں وکشمیر

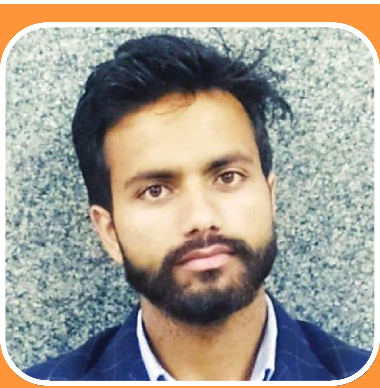

غزل

کسے گی دوڑ چن توڑی، کسے گی مشتری تک اے
ترا عاشق نا بس مطلب تری ہی نغمگی تک اے
کلکھی رات کالی گو اندھیرو ہے سویرا تک
غماں گی وھے صدی بھانویں، خوشی گی اک گھڑی تک اے
سفر گو آخری پینڈو، تیں جانو ایکلاں کچھ گے
کہ ہر اک ساتھ دنیا گو، نزع گی کھلبلی تک اے
ہووے شروعات خوشیاں سنگ، غماں سنگ خاتمو اِس گو
سفر یوہ عشق آلو رجمی تیں بے دل تک اے
مرا ہوٹھاں گی یاہ پپڑی، یہ کھلا بال اکھ سجیں
یاہ حالت جو وی مری اے، تری اک حاضری تک اے
تو ان قصیاں مانھ ہے شامل، جیہڑا الفظاں تیں اوہلے ہیں
مدے یاہ سوچتو وھے بس، تو میری شاعری تک اے
جدایاں گا یہ چھینڈا دیکھ گے تو کیوں گیو کھابر
ترا دل گی بلی ممتاز، گا دل گی بلی تک اے

نظم۔ "صدقے"

صدقے ان لمحاں تیں، جن مانھ میل اکھاں گو ہویو۔
صدقے ان گھڑیاں تیں، جد دلاں نے اوکھت سیا پا تنگی
تک گے، نیزہ ٹپ گے، پینڈا کچھ گے، نفرت گا ڈڈاراں
وچوں تِل وسیلیں جان چھڑا گے پیار گی جو مانھ ڈیرو
لایو۔
ہم دوہاں نے ساتھ بنایو۔
صدقے اس تہرتی تیں۔
جِتوں پیار گی خوشبو آئی۔
تیرا دل مانھ ہوں بسیو تے، میرا دل مانھ تو آئی۔ تیرا غم
ہیں سِر اکھاں پر۔
تیرا ہجر تیں جان کمائی۔ تیرا وصل گا پل تیں صدقے۔
او میرا دور گیا چناں ! تیری ہر اک گل تیں صدقے۔

ماہنامہ گوجری ادب اگست 2023

صدام صارف

غزل

خیر سنگ رہ چھت وہ سوہنو چن تے تارا پابجا
ریں خدایا بارشاں مانھ کچا ٹھارا پابجا
خوش خشاں اس شہر نا تو اپنی اکھیں دیکھ لے
درد تیرا ہوں ہی پوٹوں لوک سارا پابجا
نیل ٹھاکاں مانھ پھرے یا ماہلیاں ور پھل کھلیں
ہر طرح گا موسماں ما غم یہ مھارا پابجا
جن گا سر ور باپ ماں گو چھامبلو رہ چر توڑی
باغ ان کو رہ سلامت ریں نظارا پابجا
صنفِ نازک سنگ نبھانو کم یرا سوکھو تے نی
تال مقطع تک تو صارف،حرف سارا پابجا

زاھدہ خانم

غزل

میں لکھا کا خریدار ڈھٹا
ہیرا رلتا بچ بزار ڈٹھا
وے بوٹا نیواں دسیا ہیں
جہڑا آج تک میں پھل دار ڈٹھا
وقت اوکھے کم نہیں آتو کوئے
میں نستا ناطے دار ڈٹھا
ہوں پلیکھیے ہتھ تے مار بیٹھی
میں سجی ہیٹھ انگار ڈٹھا
اِت منافقاں کی کے گل خانم
میں اک نیں کئی ہزار ڈٹھا

ماھنامہ گوجری ادب اگست 2023

حقنواز احمد عباسپور

شانِ امامِ حسینؓ

نانا گو دِیں بچایو سید حسین نے
سجدہ ما سر کٹایو سید حسین نے

بہتر نفوسِ قدسی قربان ہوگیا ہیں
کربل ما سب لٹایو سید حسین نے

اک تیر سنسناتو گردن توں پار ہوگئے
معصوم تھو وہ چایو سید حسین نے

شہید کر گے سب کجھ گنوایو یزیدیو
شہید ہو گے پایو سید حسین نے

ظالم گی اک نہ منی شہادت قبول کرلی
مقدس لہو بہایو سید حسین نے

مشہور قول ہو الکوفی لا یوفی
نواز عہد نبھایو سید حسین نے

مشتاق احمد فانی

نظم۔ قدرت کا نظارا

کجھ سمندر ما رہیں زندہ کجھاں کی جان کڈ دسے
کجھ پل پل کے مچھ بنیا کجھاں کا کڈ کے ہڈ دسے
کجھ مالک آبی خشکی کا کجھ ہوویں مہاجر وی
کجھاں کولے ہووے ٹھاکو کجھاں نا دے کے بڈ دسے
حاکم جت بناوے وہ گداگر وی بنا چھوڑے
ہوا ما وہ اڈا کے فِر زمیں ور وہ مڈ دسے
کجھاں نا دے کے ٹھاری اک کروڑاں ما کھیڈا چھوڑے
کجھاں نا دے کے دولت فِر زمیں کے بچ گڈ چھوڑے
جنگل ما کجھ ڈریں فانی کجھ دے بادشاہ بھی ہیں
ڈرے تھو شیر ڈبن تیں تے مگر موجی وہ ڈڈ دسے

چوہدری حسن دین حسن

سی حرفی

طعنہ سن سن جگ کا جان سُکی ہُن جین کو رہیو ارمان کوئے نی
گلاں بولیاں نے کیو حال پھیڑو دکھ درد ایں شان گمان کوئے نی

کھان لان اج خواب خیال ہویو خوشی سکھ کو نام نشان کوئے نی
ایسی پھسی اے جان مصیبتاں ما کِسے گل کو ہور تہیان کوئے نی

کہڑے دیس تیں خوشی خرید آنوں ایسی جگ ما دِستی دکان کوئے نی
دکھاں درداں مانہہ جھڑو شریک ہوے ایسو جگ ما دستو انسان کوئے نی

دنیا مطلب کی سب چھوٹھا مشکل کہڑی ما جان پچھان کوئے نی
دنیا داری کو گرم بازار حسن ملیو جگ ما نرم زبان کوئے نی

اظہار تشکر

الحمدللہ گوجری ادب اشاعت کا اوکھا مرحلاں ناطے کر کے تھارے کولے پُہنچ گیو ہے۔ گوجری ادب نال تمنیں جیہڑو قلمی تعاون کیو ہے، جس خلوص، محبت تے چاہت نال اس رسالہ ناں اِت توڑی پُہچائیو، اس ور اپناں قلمکاراں کو جتنو وی شکریو ادا کراں کم ہے۔ جنھاں کا مضامین تے شاعری اس رسالہ ما شائع نیں ہوسکیا وے اگلا شمارہ واسطے محفوظ ہیں، آن آلا شمارہ ما پہلو نمبر اُنھاں کو ہی وے گو انشاءاللہ۔

ہم مشکور تے ممنون ہاں جناب سردار گوجر قوم سنیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال ہوراں کا جنھاں کی سرپرستی ما ہمناں یوہ بیڑو چان کو حوصلو ملیو۔ ممنون آں ادارہ گوجر انٹرنیشنل سیکرٹریٹ کا جس کے زیر اہتمام ماہنامہ گوجری ادب کی اشاعت ممکن ہوئی۔ اس شمارہ ما محترم جناب مولانا قاری محمد نذیر نعیمی (مقابلہ حسن قرات ما عالمی ایوارڈ یافتہ)، محترمہ شازیہ چوہدری، محترمہ شازیہ ممتاز، محترم فرید راز، محترم ڈاکٹر نزاکت حسین، محترم منظور الحق کلائیوی، محترم عاصم الحسن، محترم ممتاز چوہدری، محترم صدام صارف، محترمہ زاہدہ خانم، محترم حقنواز احمد، محترم حسن دین حسن تے مشتاق احمد فانی ہوراں کو خصوصی شکریو جنھاں کی خوبصورت تے معیاری تحریراں (مضامین، شاعری، کہانی، افسانو، سی حرفی) نے گوجری ادب نا چانن چانن کر چھوڑیو۔ ہمناں امید ہے جے تھارو یوہ قلمی تعاون جاری رِہ گو تے تھاری صلاح باڑی نال ہم گوجری ادب نا ہر مہینے شائع کرتا راں گا انشاءاللہ۔

محمد رفیق شاہد